رجسٹرڈ ایل ۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

قیمت پیشگی سالانہ عوام سے ۵ خواص اور معاونین سے ۵ ہندوستان سے باہر ۶

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم باتو کز آب چاہ قادیاں بینی ۔ دو بینی شفا بینی نور دار الاماں بینی

42

جلد ۵	دار الامن والامان قادیان ۱۷ نومبر ۱۹۰۱ء	نمبر ۴۳

کلمات طیبات

حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

صبر

دوزخ اور بہشت کے ذکر سے سلسلہ کلام شروع ہوا ۔ **فرمایا** ایمان بڑی دولت ہے اور ایمان اسبات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لیا جاوے جبکہ علم ابھی کمال کے درجہ تک نہ پہونچا ہو اور ابھی شکوک اور شبہات سے ایک جنگ شروع ہو ۔ پس ایسی حالت میں جو شخص تصدیق قلبی اور تصدیق لسانی سے کام لیتا ہے وہ مومن ہے اور حضرت احدیت میں اسکا نام راستباز اور صادق رکھا جاتا ہے ۔ اور اس کے اس فعل پر اللہ تعالےٰ کیطرف سے موہبت کے طور پر معرفت تامہ کے مراتب اسپر کھولے جاتے ہیں اور اصل بہشت بھی ایمان سے شروع ہوتا ہے ۔ چنانچہ قرآن شریف نے جہاں بہشت کا تذکرہ فرمایا ہے وہاں پہلے ایمان کا تذکرہ کیا ہے اور پھر اعمال صالحہ کا ۔ اور ایمان اور اعمال صالحہ کی جزا جنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ کہا ہے یعنی ایمان کی جزا جنت اور اس جنت کو ہمیشہ سرسبز رکھنے کیلیے چونکہ نہروں کی ضرورت ہوتی ہے ، سلیے وہ نہریں اعمال صالحہ کا نتیجہ ہیں اور اصل حقیقت یہی ہے کہ وہی اعمال صالحہ اس دوسرے جہان میں انہار جاریہ کے رنگ میں متمثل ہو جاوینگے ۔

دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جس جسقدر انسان اعمال صالحہ میں ترقی کرتا ہے اور خدا تعالےٰ کی نافرمانیوں سے بچتا اور سرکشی کو عمدًا و ارادۃً سے اعتدا کر کیو چھوڑتا ہے اسی قدر ایمان اسکا بڑھتا ہے اور ہر جدید عمل صالح پر اس کے ایمان میں ایک رسوخ اور دل میں ایک قوت آتی جاتی ہے ۔ خدا کی معرفت میں ایسے ایک لذت آنے لگتی ہے ۔ اور پھر یہاں تک نوبت پہونچ جاتی ہے کہ مومن کے دل میں ایک ایسی کیفیت محبت الٰہی اور عشق خداوندی کی اللہ تعالیٰ ہی کی موہبت اور فیض سے پیدا ہو جاتی ہے کہ اسکا سارا وجود اس محبت اور سرور سے جو اسکا نتیجہ ہوتا ہے لبالب پیالہ کیطرح بھر جاتا ہے ۔ اور انوار الٰہی اس کے دل پر بجلی اجالا کر دیتے ہیں اور ہر قسم کی ظلمت اور تنگی اور قبض دور کر دیتے ہیں ۔

اسحالت میں تمام مصائب اور مشکلات بھی جو خدا تعالےٰ کی راہ میں انکے لیے آتے ہیں وہ انھیں ایک لحظہ کے لیے پراگندہ دل اور منقبض خاطر نہیں کر سکتے بلکہ وہ بجائے خود محسوس اللذت ہوتے ہیں یہ ایمان کا آخری درجہ ہوتا ہے

ایمان کے انواع اولیہ بھی سات ہیں اور ایک اور آخری درجہ ہے جو موہبت الٰہی سے عطا کیا جاتا ہے

اور نہ زمانہ کے مدبر اور اہل الرائے جو
مادی اسباب کے فرزند تھے انکی کامیابی
اور آخری جیت کا گمان کر سکتے تھے
مگر انھوں نے اس بے سرو سامانی اور
ناتوانی میں کہا کہ

ہم جیت جائینگے

زمانہ کی ایک لمبی دوڑ نے آخر دکھا دیا
کہ وہ جو بیکس و بے بس اور بہمہ ضعف تھے
آخر **کامیاب** ہوگئے
ان راستبازوں کے سردار
افضل الرسل حضرت **محمد رسول اللہ**
صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات نے عجیب
فوق العادت ثبوت اس امر کا دیا۔

تاریخ پڑھنے والے خوب جانتے
ہیں کہ **عرب** ایسی باغیرت، متکبر
اور متعدی قوم کے مقابلہ میں ایسے
کیسی نمایاں اور درخشاں فتح حاصل
ہوئی۔ اور وہ رائی کا دانہ کیسا پہاڑ
بنا جو ساری دنیا پر محیط ہوگیا اور جسنے
بڑے بڑے پہاڑوں کو چکنا چور
کر دیا۔

الغرض
اسی اصول پر ہم دیکھتے ہیں کہ نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے
بعد قریب تھا کہ دنیا کا وہی حال ہو
جائے۔ برسات کے کیڑوں کیطرح
ناشکر گذار قوموں نے زور کیا۔ مگر
آخر خدا تعالے نے آسمان پر سے
زمین پر نگاہ کی اور **صدیق** کے
دلکو منتخب فرمایا۔ اسکی تائید اور نصرت
فرمائی نتیجہ یہ ہوا کہ نہ **مسلیمہ** رہا نہ
اسود **عنسی** رہا اب دیکھلو یہ کس
قدر عظیم الشان ثبوت ہے ناصر اور
منصور ہونے کا۔ **ابوبکر صدیق**
کو بالذات اور ان کے اتباع سے تمام صحابہ کبار
کو آنحضرت صلعم کی برکات و خیرات کا وارث
کردینا اور دشمنوں پر پورا غلبہ دینا
بتاتا ہے کہ وہ خدا کے ناصر تھے اور
ان کے منصور ہونے سے یہ نظر
آتا ہے کہ خدا نے انکو دیکھ لیا تھا
کہ اگر زمین میں انکو قدرت دیگئی تو یہ

نماز کو قائم کریں گے زکوۃ دیں گے امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں گے
اگر کوئی رافضی یہ کہے کہ جو لوگ
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر متمکن
ہوئے وہ معاذ اللہ راستباز نہ تھے
تو وہ خدا کے اس کلام کو جھٹلاتا اور خدا کے
کلمات اور کلام کو پاؤں کے نیچے کچلتا ہے۔
کیونکہ خدا کے کلام اور کام کی پیروی
سے اور پھر واقعات صحیحہ کی شہادت
سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ وہ
خدا کے شعائر کے مؤید تھے اور
خدا تعالے کی نصرت کے لئے اٹھے اس لئے
خدا انکا ناصر ہوگیا۔

پس
اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نصرت
الٰہی کے جذب کرنے کا طریق یہی ہے
کہ شعائر اللہ کی عظمت کو قائم کیا جاوے
اور اپنی عملی حالت سے اسکی تائید
کی جاوے خدا تعالے پھر نصرت کے
لیے کھڑا ہوتا ہے۔

اسوقت بھی اسی رنگ میں پھر ایک
دعوی کیا گیا ہے جس رنگ میں **محمد**
مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم
کا دعوی تھا ٹھیک اسی قسم کی حالت
اور وقت میں یہ دعوی کیا گیا ہے اور
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
دوسرے اسم **احمد** کے رنگ میں
مدعی کھڑا ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ
میں **منصور** ہوں خدا تعالی کی تائیدیں
اور نصرتیں میرے ساتھ ہیں اس کے
اس دعوی کے لیے ہمیں یہ ضرور نہیں ہے
کہ ہم یہ دیکھیں آیا وہ منصور ہوتا ہے
یا نہیں۔ ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں
کہ وہ خدا تعالے کے دین اسکی کتاب
اور اس کے پاک رسولوں کا ناصر ہے
یا نہیں؟ اگر وہ انکا **ناصر** ہے تو اسکے
منصور ہونے میں کلام ہی کیا ہو سکتا ہے؟
اور اس امر کے ثبوت میں ہمیں کسی
لمبی بحث کی ضرورت نہیں **زمانہ** دیکھ
چکا ہے اور خود پکار رہا ہے کہ وہ
دین کا **ناصر** ہے یہانتک کہ وہ تیغ
دشمن جو آج اس کے قتل کے فتوے

دیتے ہیں اور ہر ایک قسم کے ظلم و ستم
اسپر توڑے جانے روا رکھتے ہیں اپنے
ہاتھ کاٹ چکے ہیں اور تسلیم کر چکے ہیں
کہ
اسلام کی مالی۔ جانی۔ قالی۔ حالی
لسانی نصرت میں اسکا کوئی نظیر نہیں۔
پھر ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ
جب تم اسے اسلام کا لانظیر ناصر
مانتے ہو تو کیا خدا کو جھٹلاتے ہو
جو کہتا ہے کہ میں انکا ضرور ناصر اور حامی
ہوتا جو نصرت میری کرتے ہیں۔
پھر اس کے منصور ہونے کا دعوی
بھی خیالی رنگ میں نہیں رہا بلکہ وہ واقعات
کی کسوٹی پر کسا جا چکا ہے۔
یہ تنہا اور چھوڑا ہوا چھوٹے سے
گاؤں میں جسمیں کوئی سلخ خانہ نہیں
اندرونی اور بیرونی دشمن ٹڈی دل
کیطرح ٹھیک اسی طرح جسطرح نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں
اٹھے تھے اس کے مقابلہ کیلئے موجود
ہر مدعی پورے زور اور عزم کیساتھ اٹھا کہ میں اس کو
ہلاک کر کے رہوں گا کوئی شعر کے
ہتھیار کوئی نثر کے اوزار کوئی رسالوں
اور اشتہاروں کے آلات کوئی مقدمات
اور جھوٹی مخبریوں کے تیر و تفنگ
لیکر نکلا اور سارے ترکش انھوں نے
خالی کیے اور سیدھے سینہ پر چھوڑے
مگر یہ خدا کا پہلوان اسکی نصرتوں اور
تائیدوں کے سایہ میں ہر طرح مامون
اور محفوظ رہ کر بڑھ بڑھ کر پکارتا ہے

چہ ہیبت ہا بدادند ایں جواں را
کہ ناید کس بمیدان محمدؐ

کیا آجتک کوئی ایک بھی ہوا جو اسکے
مقابلہ میں آتا۔ بڑے بڑے مولوی
تھے غزنویوں کی مسجد بھی نمازیوں
سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور
مسجدوں میں لمبے چوڑے جبے
قبے پہنے ہوے اور عمامہ پوش
مولوی موجود ہوتے ہیں مگر ثابت
کیا ہے کہ وہ ان نصرتوں نے

محروم ہیں۔؟

میں تمھیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان لمبی نمازوں اور تسبیحوں سے دھوکا نہ کھاؤ۔ خدا پر ایمان **غیرت** کو چاہتا ہے کوئی نماز روزہ اور نری زکوٰۃ سے سرخرو نہیں ہو سکتا جبتک اُس میں ایمانی غیرت نہ ہو۔ خدا کبھی دیوث مسلمان کو پسند نہیں کر سکتا۔ دیکھو کیا یہ ستم اسلام پر نہیں توڑا جاتا کہ **سید المعصومین** اور راستبازوں کے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دریدہ دہن لوگوں نے معاذ اللہ معاذ اللہ قزاق۔ ڈاکو۔ فاسق کہا + جسکو سنکر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ اٹھتا ہے اور زہرہ گداز ہو جاتا ہے۔

قرآن کو جھوٹی کتاب کہا جاتا ہے ایسے نور کو تاریکی کا جن کہا جاتا ہے پر یہ لوگ جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بڑھیوں کی طرح چرخہ کاتتے رہتے ہیں۔ کوئی انمیں سے نہیں اٹھتا۔ جو دین کی غیرت کہا کر میدان میں نکلے اور اپنے زور **قلم** سے عدو کا منہ بند کرے۔ انکو خاموشی اور بے پروائی نے اسلام کو سخت نقصان پہونچایا ہے۔

مگر

خدا کا یہ راستباز سولہ سترہ برس کی عمر سے یہ غیرت کہا کر اٹھا اور اس نے ہر ممکن طریق سے انکا منہ بند کیا۔ وہ جب سے بولا اور جب سے اُس نے **قلم** ہاتھ میں لیا دین کی اشاعت اور مخالفوں کا ذب و دفاع اُسکا شعار رہا + جسکا اس کے دشمنوں کو بھی اعتراف کرنا پڑا۔ پس اسکی یہ للہی خدمت اسکی یہ غیرت دینی نبیوں اور رسولوں کی تطہیر کے لیے اپنی جان و مال و آبرو خطرہ میں ڈالدینا کیا **نصرت الٰہی کے جذب کا موجب نہ ہو سکتا تھا؟۔**

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سچ انبیا علیہم السلام کی جو تطہیر کی ہے انکی روحیں اسکی نصرت کے لیے خدا کے حضور پر چلا رہی ہیں۔ اور بہیر درود پڑھتی ہیں اگر وہ نبی راستباز اور خدا کے مقرب تھے؟ اور ضرور تھے؟ اگر انکی دعاؤں میں کچھ اثر ہے اور ضرور ہے اگر خدا اپنے ناصروں کا ناصر ہوتا ہے؟ اور ضرور ہوتا ہے تو

سن رکھو یہ مرزا غلام احمد خدا کی نصرتیں اسکے شامل حال ہوں آمین منصور

ہو کر رہیگا اور سچ پوچھو تو ہو گیا کیوں؟ وہ دینی غیرت اور حرارت جو اس انسان کامل میں ہے جنوب میں شمال میں مشرق میں مغرب میں کسی مولوی ملا یا صوفی درویش میں بتاؤ یقیناً کسی میں نہیں

کیا یہ قادر نہ تھا کہ صوفیوں کی سی نرم نرم باتیں کرتا کسی مخالف دین کے جواب کے لیے قلم نہ اٹھاتا اگر وہ اس راہ پر چلتا اور اسکے دنیا مقصود ہوتی تو وہ اس راہ کو پسند کرتا میں سچ کہتا ہوں کہ

دنیا اس کے قدم چومتی

مگر

میرے دوستو! اسے بت بننے کی خواہش نہ تھی وہ بت شکن ہو کر آیا تھا اسلیے اس نے ان تمام بدعات اور شرکانہ رسومات کے توڑنے اور اسلام کی گئی گذری عزت کے بحال کرنے اور قرآن کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جلال کے لیے اور مردہ پرست ملت کے فتنے سے دنیا کو بچانیکے لیے میدان میں نکلنا پسند کیا اور ہر قسم کی تکلیف و مصیبت کا آماجگاہ بننا چاہا۔ اور پورے شوق اور وجد سے پکار اٹھا۔

ہمہ خلقِ جہاں خواہد برائے نفسِ خود عزت
خلاف من کہ می خواہم براہ یار ذلت راہ

میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ آپکو فرماتے سنا مجھے اہانت کی کچھ بھی پروا نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں ٹکڑے ٹکڑے کیا جاؤں یا میری جایداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جاوے

غرض

میرے دوستو! تم دیکھتے ہو کہ وہ کسطرح اپنے آرام اور آسائش کو چھوڑ کر رات دن اسی کام میں لگا رہتا ہے کہ کسطرح نبی کریم صلعم کی عزت و جلال ظاہر ہو ساری ساری رات بیدار رہتا ہے اور باوجود بیماریوں کے آئے دن کے حملے نہیں گھبراتا اور نہیں تھکتا اور بیماری کا دورہ اسکی ہمت میں ایک اور قوت عطا کرتا ہے اور وہ آگے سے بڑھ کر قدم رکھتا ہے ہر نیا دن اسکے قلم میں ایک جدید شوکت اور اسکی علم میں ایک نئی بات سامنے لاتا ہے بلکہ ہر لحظہ و ہر آن وہ بڑھتا جاتا ہے۔

یہ خدا کی نصرت نہیں تو کیا ہے؟

پس ہماری جماعت کے لیے اس سے عظیم الشان سبق ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ سب کی روحوں میں یہ اضطراب پیدا ہو جاوے کہ خدا کی کتاب اور اس کے رسول کریم صلعم کی عزت و جلال کا قائم کرنا مقصود ہو جاوے۔ چونکہ یہ زمانہ قلم کا زمانہ ہے۔ اور اسلام کے مقابلہ میں قلم ہی کا ہتھیار نکلا ہے پس قلم کے مقابلہ کے لیے قلم ہی سے کام لو۔ اور نہیں تو اس قلم کی نصرت اور تائید میں لگ جاؤ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی چال چلن اور اعمال سے دکھاؤ کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہو نمازوں کو قائم کرنیوالے اور زکوتوں کو دینے والے ہو۔

کیونکہ سب سے پہلے تو یہی ضروری امر ہے کہ تم اپنے پاک نمونوں سے قرآن کریم کو جلال کو ظاہر کرو۔ خدا کرے کہ ہم سب کو یہ توفیق ملے اور ہمارے امام کی نیم شبی اور سحری دعائیں قبول ہوں جو وہ اپنی جماعت کی

اردو میگزین کی تجویز

الحکم کے کسی گذشتہ پرچہ میں میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر اپنی جماعت کے اردو خواں دوست پسند کریں تو انگریزی میگزین کے علاوہ انجمن اشاعت اسلام کی طرف سے ایک اردو میگزین سہ ماہی شایع ہوا کرے اسپر بعض احباب نے تو اسمیں بہت خواہش ظاہر کی یہانتک کہ بجائے سہ ماہی کے ماہوار اشاعت انگریزی میگزین کے ساتھ ساتھ چاہتے ہیں لیکن ساتھ ہی میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ اسوقت تک جو قریباً ایک ماہ تجویز اشاعت کو ہوچکا ہے صرف تیس درخواستیں میرے پاس پہونچی ہیں۔ میں یہ توقع نہیں کرسکتا کہ ان احباب کے علاوہ ہماری جماعت میں کوئی اور ایسا شخص نہیں جو میگزین کے مضامین کو اپنے پاس نہ رکھنا چاہتا ہو۔ بلکہ اردو مضامین اس کے اس قابل ہیں کہ جو احباب انگریزی رسالہ خرید یں وہ بھی ضرور اصل کو اپنے پاس رکھیں کیونکہ یہ حضرت اقدس مسیح موعود کاسر صلیب علیہ الصلوۃ والسلام کے اپنے قلم سے نکلے ہوئے گرانقدر جواہرات ہیں۔ یہ خیال پڑتا ہے کہ شاید اپنی جگہ پر احباب نے یہ خیال کرلیا ہو کہ جب چھپ جاوے گا اسوقت خرید لیں گے اور اسکی تائید میں یہ امر بھی ہے کہ بعض احباب جو اصل محرک اس تجویز کے تھے اور جنھوں نے اس تجویز پر یہانتک زور دیا تھا کہ اسکی قیمت بھی انگریزی رسالہ کے برابر ہی رکھی جاوے ابھی تک انکی طرف سے بھی کوئی درخواست نہیں پہونچی۔ اس سے میرے اس خیال کی اور بھی تقویت ہوتی ہے۔ کہ احباب نے اپنی جگہ یہ خیال کرلیا ہے کہ چھپنے پر درخواستیں بھیجی جاویں گی

جھنگ لاہور سے۔ گوجرانوالہ سے
سیالکوٹ سے۔ وزیرآباد سے
بابا دموسی سے۔ جہلم سے
پشاور سے۔ امرتسر سے
کپورتھلہ سے۔ پٹیالہ سے
مالیر کوٹلہ سے۔ میرٹھ سے
الہ آباد سے۔ حیدرآباد سے

اور دیگر مقامات سے کوئی درخواست نہیں آئی اس لیے میں دوبارہ احباب کی خدمت میں یہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ اردو میگزین کی تجویز کی تکمیل مشروط ہی اس شرط سے کہ (۳۰۰) سو درخواست راقم کے پاس پہونچ جاوے ورنہ پھر ان مضامین کا مکمل صورت میں ملنا ایک مشکل امر ہوگا۔

۱۳ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء
خاکسار محمد علی از قادیان

کسی گذشتہ اشوالحکم میں انگریزی میگزین کے پہلے نمبر کی پندرہ نومبر تک نکلنے کا خیال ظاہر کیا گیا تھا۔ مگر سکرٹری صاحب کی کم فرصتی کیوجہ سے بعض اہم باتیں جو وقت الشیوع پرچوں کی اشاعت کے لیے ضروری ہیں اب تک پوری نہیں ہوسکیں اس لیے التوا پڑ گیا ہے جبھی یہ امور طے ہو جاویں گے پہلا نمبر چھپنا شروع ہو جاوے گا

خاکسار محمد علی ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء

سلسلہ احمدیہ کی

نئی تصنیف

اس کتاب کے مصنف نے جزاہ اللہ خیراً جسقدر محنت اس کتاب کے تیار کرنے میں اٹھائی ہے کتاب کے مطالعہ سے ہی پتہ لگ سکتا ہے۔ تفسیر اور حدیث کی ضخیم مجلدوں میں کوئی بات نہیں چھوڑی جو حضرت اقدس کے دعوی سے تعلق رکھتی معلوم ہوتی تھیں اس لیے اس کتاب کا حجم بہت بڑھ گیا ہے۔ مگر قابل تعریف خوبی سے مصنف نے ان مضامین کو ترتیب دی ہے جتنے امور تنقیح طلب متعلق دعوی مسیح موعود علیہ السلام تھے ہر ایک کیلیے علحدہ باب اور فصلیں قائم کی ہیں اور ہر ایک باب اور فصل میں سیر کن بحث ہر ایک پر کماحقہ کی ہے عقل حیران رہجاتی ہے کہ اس قدر بھاری ذخیرہ کو ایک ہی آدمی کیونکر اس خوبی کے ساتھ ترتیب دے سکتا تھا کہ جس سے بہتر ممکن نہیں۔ طرز بیان نہایت واضح اور عام فہم۔ گویا حضرت مسیح علیہ السلام کی کل تکالیف کا ایک خلاصہ ہے۔ اس کتاب کو ہاتھ میں لے کر مخالف پر یقینی فتح ہے۔ چونکہ ہمارے دوستوں میں سے کم وبیش ہر ایک کو مباحثے پیش آتے ہیں اسلیے ایسے عمدہ ہتھیار کا جو ہر وقت ہر مباحثہ میں کام آسکے پاس رکھنا نہایت ضروری امر تھا مگر جب حضرت اقدس نے بذریعہ اشتہار بڑے دنوں کے جلسہ میں احباب کو امتحان کے لیے مطلع فرمایا ہے تو نہایت ضروری ہے کہ اس کتاب پر بھی ایک نظر ڈالی جائے دعوے کے متعلق جن جن امور پر سوال ہو سکتے ہیں وہ سب علحدہ

مہاراجہ - سوریا کانت آچاریہ زمیندار میمن سنگھ نے شمین سنگھ کو مسلمان طلباء کی فنی بورڈنگ ہوس بنانیکو ۲۰ ہزار دیا ہے ؛

حرمین شریفین کے درمیان ٹیلیگراف جاری کرنے کے انتظام ہو رہے ہیں شریف مکہ معظمہ اسی غرض سے طایف گئے ہیں ؛

ایک امریکہ کے دولتمند نے اپنے دوستوں کے ستب کتوں کو بلوایا اور ان کے لئے ایک نہایت لذیذ ضیافت طیار کروائی اور انکو میزوں پر بٹھا کر اپنے نوکروں کو حاضر کرکے عمدہ عمدہ خورش مہیا کروائے ؛

خدیو مصر نے پوپ بینرڈہم کے پاس ایک ممی کی لاش تحفتہً ارسال کی ہے یہ مردہ ۴ ہزار سال یعنی مسیح علیہ السلام کی پیدایش سے دو ہزار سال پیشتر کا ہے پوپ نے شکریہ میں اپنے دست خاص سے لکھا ہوا خط خدمت میں بھیجا ہے ؛

ویارکمہ سے ساسوں تک جو ایشیائی روم کے دو اہم فوجی سٹیشن ہیں۔ صیغہ جنگ کی طرف سے پختہ سڑک بننی شروع ہو گئی ہے اسی محکمہ کیطرف ایک اور سڑک دیار بکر اور قسمی کے درمیان جلد شروع ہونیوالی ہے ؛

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے اہل اسلام کی جو بلی وظایف کو ہمیشہ کے لئے منظور فرمایا ہے اور آیندہ وکٹوریہ وظایف کہلا وینگے ؛

ملک آسٹریلیا کی بعض موجودہ حصہ میں ایسے باشندہ ہیں جو بولنا نہیں جانتے تمام کاروبار اشارہ سے ایکدوسرے کو سمجہاتے ہیں۔

جاپان میں یہ رسم رایج ہے کہ جب کوئی نیا جہاز تیار ہو تو اس کو پانی میں تیرانے کے پہلے بہت سے پرندے جہاز میں قید کرکے رکھے جاتے ہیں اور جب جہاز پانی میں تھوڑی دور جاتی تو وہ جانور رہا کئے جاتے ہیں۔

برہما کے بعض حصص میں شادی کی رسومات بہت سادہ ہیں دولہا اور دلہن اپنے اقربا اور دوستوں میں بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر سب لوگ باہم ایک طشت میں چانول کہاتے ہیں اور سمجہا جاتا ہے کہ دولہا اور دلہن میاں بیوی بنگئے ہیں بس صرف اسیقدر ہی شادی کا رشتہ قایم کرنے کے لئے کافی سمجہا جاتا ہے ؛

ہندی فوجوں کی پوشاک کے متعلق گرمیٹ کہرسف اور ٹوپیاں تجویز ہے کہ دیسی ساخت کی کپڑے سے تیار کیجاویں اس کی بابت گورنمنٹ عالیہ اتبک غور کر رہی ہے اگر یہ کپڑا مفید سمجہا گیا تو فوجوں کے لئے آیندہ کو بجائے ولایتی کے یہی استعمال کیا جائیگا

پنجاب کے دفاتر سکرٹریٹ میں سرحدی اضلاع کے متعلق جو جدید صوبہ میں شامل کئے گئے ہیں کل کاغذات تلاش کرکے علیحدہ کئے جاتے ہیں کہ وہ جدید صوبہ کے سرکاری کاغذات کی بنیاد کا کام دیں پنجاب گورنمنٹ کے ساتھ ان اضلاع کا آیندہ کچھ تعلق نہ ہوگا۔ لہذا یہ تمام کاغذات جدید صوبہ کی گورنمنٹ کو سپرد کئے جاوینگے تاکہ ان کی معلومات سے فائدہ اٹھائیں ؛

ہندوستانی مائیں یہ سنکر متعجب ہونگی کہ مڈیگاسکر کی عورتیں دوگز بانس کی لمبی نلکی سے اپنے بچونکو کہانا کہلاتی ہیں۔ اس نلکی کا ایک سرا بچہ کے منہ میں ہوتا ہے اور دوسری طرف سے مان کہانا ڈالتی جاتی ہے دودہ وغیرہ سب چیزیں اسیطرح کہلائی جاتی ہیں ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اسطرح کہانا ہضم بہت جلد ہوتا ہے ؛

ممالک شمال مغرب کی گورنمنٹ ہندوؤں کی بعض تعطیلوں کو فضول سمجہکر چاہتی ہے کہ ان کو موقوف کیا جاوے اور ان کی بابت مختلف مقامات کے کلکٹران ضلع سے رائے طلب کیگئی ہے ؛

سینٹ پیٹرز برگ۔ پایۂ تخت روس میں جو شاہی باورچی خانہ ہے اس کا ہیڈ باورچی ڈیڑہ لاکھ روپیہ سالانہ تنخواہ پاتا ہے ؛

صوبہ سمرا میں والگا کے قرب وجوار میں ایک بوڑہی کسان عورت نے دیہاتی عورتوں کا ایک عجیب وغریب فرقہ قایم کیا ہے یہ بوڑہی عورت "مبارک ماں" کہکر پکاری جاتی ہے یہ عورتیں بہاگ کر دور دراز ضلعوں میں چلی گئی ہیں جہاں کہ وہ جنگلوں میں گھاٹیں کہود کر رہتی ہیں اور دن رات عبادت میں مشغول رہتی ہیں اور روزے رکھتی ہیں ان کا یقین ہے کہ ہم دنیا سے علیحدہ کرلی گئی ہیں۔ جو کہ جلد تباہ ہونیوالی ہے "مبارک ماں" کے پاس دس مبارک کنواریاں بطور یادگاری کے رہیں۔

ولایت کے ایک شفاخانہ میں ایک سترہ سالہ لڑکی بعارضہ نمونیہ فوت ہوئی جس کی نسبت ڈاکٹر شفاخانہ ہذا کا بیان ہے کہ وہ سات ماہ تک لگاتار سوتی رہی اسکو کبھی سوتے میں کہلا پلا دیتے تھے اور کبھی جگا کر۔

دار الامان کا ہفتہ

۱) حضرت اقدس بحمد اللہ مع جمیع ممبران خاندان تندرست ہیں اور تصانیف عربیکے کام میں مصروف

المنار کے اعجاز المسیح پر ریویو کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مختصر سا **اعجازنما** اشتہار لکہا ہے جو خطبہ الہامیہ کی اشاعت سے پہلے شایع کیا جاوے گا۔ یہ اشتہار **المنار** کے ایڈیٹر کو خصوصاً اور اہل مصر اور دیگر بلاد عرب و شام کے باشندوں کو عموماً حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اعجازی قوت سے آگاہ کر دے گا۔

۲) ہفتہ اشاعت میں عالی جناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس اعظم مالیر کوٹلہ دار الامان میں وارد ہوئے ؛

۳) بابو محمد بخش صاحب رئیس کنٹریکٹر الہ مع دو تین اور دوستوں اور عزیزوں کے تشریف لائے

۴) خانصاحب منشی نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات جنکی رخصت کی خبر پچہلے ہفتہ میں ہم لکہہ چکے ہیں ۱۶ نومبر کو دار الامان میں وارد ہوئے اور سید فضل شاہ صاحب لاہوری کشمیر سے تشریف لائے۔

۵) ۱۱ نومبر کو سورج گرہن کی نماز مسجد کلان میں پڑہی گئی جس کے امام مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی تہے عجیب اتفاق ہے کہ جسقدر کسوف خسوف کی نمازیں دار الامان میں پچہلے چند سال کے اندر پڑہی گئی ہیں ان سب میں یہی امام مجوز رہے۔

۶۔ مندرجہ بالا بزرگوں کے علاوہ اور بہی بہت سے دوست اور مہمان اس ہفتہ میں آتے جاتے رہے۔

۷۔ آج صبح کی سیر سے جب حضرت اقدس تشریف لائے تو مسٹر ڈی ڈکسن صاحب سیاح تشریف لائے جن کے متعلق مفصل حالات اگلی اشاعت میں ہونگے۔

دارالامان کی ایک شام

از مفتی محمد صادق صاحب

۱۴ نومبر ۱۹۰۱ء

حضرت اقدس بعد از نماز مغرب حسب معمول بیٹھے تھے ایک شخص پیش ہوا جو دل سے مسلمان ہو چکا تھا مگر بعض وجوہات کے سبب سے بظاہر حالت کفر میں رہتا تھا اس پر حضرت اقدس نے فرمایا دنیا چند روزہ ہے شہادت کو چھپانا اچھا نہیں دیکھو بادشاہ کے پاس جب کوئی تحفہ لے کر جائے مثلاً سیب ہی ہو اور سیب ایک طرف سے داغی ہو تو وہ اس تحفہ پر کیا حاصل کر سکے گا مخفی ہونے میں بہت سے حقوق تلف ہو جاتے ہیں۔ مثلاً نماز باجماعت بیمار کی عیادت۔ جنازہ کی نماز۔ عیدین کی نماز وغیرہ یہ سب حقوق مخفی رہ کر کیونکر ادا کیے جا سکتے ہیں۔ مخفی رہنے میں ایمان کی کمزوری ہے۔ انسان اپنے ظاہری فوائد کو دیکھتا ہے مگر وہ بڑی غلطی کرتا ہے کیا تم ڈرتے ہو کہ ایسی شہادت کے ادا کرنے سے تمھاری روزی جاتی رہے گی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے رزقکم فی السماء وما توعدون فورب السماء انه لحق تمھارا رزق آسمان میں ہے ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے یہ سچ ہے زمین پر خدا کے سوا کون ہے جو اس رزق کو بند کر سکے یا کھول سکے اور فرماتا ہے وهو يتولى الصالحين نیکوکار کا وہ آپ والی بنجاتا ہے پس کون ہے جو مرد صالح کو ضرر دے سکے اور اگر کوئی مصیبت یا تکلیف انسان پر آ پڑے من یتق الله يجعل له مخرجا جو خدا کے آگے تقوی اختیار کرتا ہے خدا اس کیلیے ہر ایک تنگی اور تکلیف سے نکلنے کی راہ بتا دیتا ہے اور فرمایا ويرزقه من حيث لا يحتسب وہ متقی کو ایسی راہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا خیال و گمان بھی نہیں ہوتا یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں وعدوں کے سچا کرنے میں خدا سے بڑھ کر کون ہے پس خدا پر ایمان لاؤ خدا سے ڈرنے والے ہرگز ضائع نہیں ہوتے یجعل له مخرجا ایک وسیع بشارت ہے تم تقوی اختیار کرو۔ خدا تعالیٰ کفیل ہوگا اسکا جو وعدہ ہے وہ سب پورا کر دیگا۔

مخفی رہنا ایمان میں ایک نقص ہے۔ جو مصیبت آتی ہے اپنی کمزوری سے آتی ہے دیکھو آگ دوسروں کو کھا جاتی ہے پر ابراہیمؑ کو نہ کھا سکی۔ مگر خدا کی راہ بغیر تقوی کے نہیں کھلتی۔

معجزات دیکھنے ہوں تو تقوی اختیار کرو ایک وہ لوگ ہیں جو ہر وقت معجزات دیکھتے ہیں۔ دیکھو آج کل میں عربی کتاب اور اشتہار لکھ رہا ہوں اس کے لکھنے میں سطر سطر میں معجزہ دیکھتا ہوں۔ جبکہ میں لکھتا لکھتا اٹک جاتا ہوں تو مناسب موقع فصیح و بلیغ پر معانی و معارف فقرات والفاظ خدا کی طرف سے الہام ہوتے ہیں اور سب طرح عبارتیں کی عبارتیں لکھی جاتی ہیں۔ اگرچہ میں اسکو لوگوں کی تسلی کے لیے پیش نہیں کر سکتا مگر میرے لیے یہ ایک کافی معجزہ ہے اگر میں اثبات پر قسم بھی کھا کر کہوں کہ مجھ سے پچاس ہزار معجزہ خدا نے ظاہر کرایا ہے تب بھی جھوٹ ہرگز نہ ہوگا ہر ایک پہلو میں ہم پر خدا کی تائیدات کی بارش ہو رہی ہے۔ عجب تر ان لوگوں کے دل ہیں جو ہمکو مفتری کہتے ہیں مگر وہ کیا کریں ولی را ولی می شناسد کوئی تقوی کے بغیر نہیں کیونکر پہچانے رات کو چور چوری کے لیے نکلتا ہے اگر راہ میں گوشہ کے اندر وہ کسی ولی کو بھی دیکھے جو عبادت کر رہا ہو وہ بھی سمجھے گا کہ یہ بھی میری طرح کوئی چور ہے۔ خدا عمیق در عمیق چھپا ہوا ہے اور ایسا ہی وہ ظاہر در ظاہر ہے اسکا ظہور اتنا ہوا کہ وہ مخفی ہو گیا جیسا سورج کہ اسکی طرف کوئی دیکھ نہیں سکتا خدا کا پتہ حق الیقین کے ساتھ نہیں پا سکتے جب تک کہ تقوی کی راہ میں قدم نہ ماریں۔

دلائل کے ساتھ ایمان قوی نہیں ہو سکتا۔ بغیر خدا کی آیات دیکھنے کے ایمان پورا نہیں ہو سکتا یہ اچھا نہیں کہ کچھ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا ہو۔ صحابہ کو دیکھو کس طرح اپنی جانیں نثار کیں ابوبکرؓ جب ایمان لایا تو اس نے دنیا کا کونسا فائدہ دیکھا تھا۔ جان کا خطرہ تھا اور ابتلا بڑھتا جاتا تھا مگر صحابہ نے صدق خوب دکھایا۔ ایک صحابی کا ذکر ہے وہ کملی اوڑھے بیٹھا تھا کسی نے اسکو کچھ کہا عمرؓ پاس سے گذرتے تھے انہوں نے فرمایا اس شخص کی عزت کرو میں نے اسکو دیکھا ہے کہ یہ گھوڑے پر سوار ہوتا تھا اور اس کے آگے پیچھے کئی نوکر چلتے تھے صرف دین کی خاطر آخر اس نے ہجرت کی۔ دراصل یہ آنحضرت صلعم کی روحانیت کا زور تھا جو صحابہ میں عمل ہوا اسکا کوئی جھوٹ ثابت نہیں ہر امر میں ایک کشش ہوتی ہے دیکھو دیوار کی اینٹوں میں ایک کشش ہے ورنہ اینٹ اینٹ الگ ہو جائے ایسی ہی ایک جماعت میں ایک کشش ہوتی ہے۔

یہ ہوتا آیا ہے کہ ہر نبی کی جماعت میں سے کچھ لوگ مرتد بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ ایسا ہی موسیٰ اور عیسیٰ اور آنحضرت کی جماعت کے ساتھ ہوا ان لوگوں کا مادہ خبیث ہوتا ہے اور ان کا حصہ شیطان کے ساتھ ہوتا ہے مگر جو لوگ اس صداقت کے وارث ہوتے ہیں وہ انہیں قائم رہتے ہیں غرض خدا کی راہ میں شجاع بنو انسان کو چاہیے کبھی بھروسا نہ کرے کہ اگر رات میں زندہ رہونگا۔ بھروسہ کرنے والا ایک شیطان ہوتا ہے۔ انسان بہادر بنے یہ بات زور بازو سے نہیں ملتی دعا کرے اور دعا کرا دے صادقوں کی صحبت اختیار کرے۔ سارے کے سارے خدا کے ہو جاؤ۔ دیکھو کوئی کسی کی دعوت کرے اور نجس آگے رکھ کر روٹی لیجائے تو اسے کون کھائیگا وہ تو اُٹھا مار کھائے گا۔ باطن بھی سنوارو اور ظاہر بھی درست کرو انسان [illegible] سے ترقی نہیں کر سکتا آنحضرت صلعم

برقی قوت سے سزائے موت

اخبارات نیویارک نے مفصل حال آلہ برقی سے ہلاکت کا لکھا ہے اتنے اتنے بڑے آرٹیکل نکلے ہیں جنمیں بیس بیس ہزار الفاظ ہیں۔ ایک قانون پاس ہوا کہ رپورٹر وقت پر آسکیں لہٰذا دو موقع ایسے حاصل ہوئے جیسے حکم موت ہوتا ہے وہ خانہ اجل میں رکھا جاتا ہے یہی نام مکان ہے کونسلی اور اعزہ مل سکتے ہیں کٹہرے مثل درندہ جانور کے رہتے ہیں جب ایک کو سزا دینے لے جاتے ہیں تو وہ دوسرے کٹہروں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ اور قیدی جلوس نہ دیکھیں بندرہ کا کمرہ کبھی کھولا نہیں جاتا دیکھنے والوں کے لئے بنچ ڈالدیجاتی ہے یہ کمرہ روشن ہوادار وسیع ہے مجرم کی کرسی چوبی ہوتی ہے جسکے چوڑے ہوتے ہیں گردن بازو پاؤں کے لئے تسمے بندھے رہتے ہیں اوپر معدنی دھات کی سلاخ ہوتی ہے جس سے برقی قوت کا اثر ہوتا ہے اور سر سے پاؤں تک گذر جاتا ہے وقت سزا سے پیشتر یہ کل جو آخری حصہ عمارت میں ہے چلائی جاتی ہے باہر عوام انجن کے کمرے کے دھوئیں کا انتظار کرتے ہیں۔ انجنیر آلات درست کرتا ہے برقی روشنی کے لمپ کرسی کے ستھوں میں باندھتا ہے انجن کے کمرے کی طرف اشارہ کرتا ہے فوراً لمپ روشن کردئے جاتے ہیں کہ سامان درست ہے وارڈر ایک مختصر ایڈریس دیتا ہے نیچے دروازے کی دستک سننے میں آتی ہے یہ کھل جاتا ہے۔ محافظ مجرمین مسکراتا ہوا آتا ہے پیچھے مجرم جھکا ہوا ہوتا ہے اسکا پتلون ایک جانب گھٹنوں تک پھاڑ ڈالا جاتا ہے کہ برقی اثر خوب پہنچے یہ کرسی پر بیٹھ جاتا ہے گارد کے تین آدمی ہاتھ پاؤں بازو سے تسمے باندھتے ہیں اوپر خود پہنایا جاتا ہے جسمیں مقناطیسی قوت ہوتی ہے ایک سنٹ سے کم صرف ہوتا ہے اشارے پر گارد پیچھے ہٹتے ہیں محافظ اشارہ کرتا ہے ایک قیدی جو پوشیدہ ہوتا ہے برقی اس جانب کو گھماتا ہے لاش فوراً تڑپ جاتی ہے جب مقناطیسی قوت کا اثر ہوتا ہے اگر تسمے تنے ہوں تو بلند اٹھ جاتی ہے اس کے بعد چرچراہٹ سننے میں آتی ہے تشنج نہ ہونے سے ظاہر ہے درد نہیں ہوتا۔ اس کے بعد کراہنے کی آواز آتی ہے جو پھیپھڑے کے بخارات نکلنے سے پیدا ہوتی ہے جو اکثر دوبارہ سہ بارہ برقی اثر پہونچاتا ہے۔ مردہ کرسی پر ہوتا ہے چاروں طرف عالم خموشاں۔ پھر ڈاکٹر دل کی حرکت کو دیکھتا ہے۔ پھر وہ قیدی پردے سے آکر لاش لے جاتے ہیں قبر پر ڈاکٹر لاش چاک کرکے دیکھتے ہیں کہاں کہاں برقی قوت کا اثر پڑا۔

سائنس کا تازہ کرشمہ

بیسویں صدی سچ سچ برقی صدی ثابت ہو کر رہے گی۔ وہ زمانہ دور نہیں ہے کہ روٹی پکانے۔ کنواں چلانے۔ کپڑا بننے۔ آٹا پیسنے۔ ہل چلانے۔ مکانات روشن کرنے۔ بیماروں کو تندرست کرنے کا کام عام طور پر بجلی سے لیا جائے گا۔ لیکن تازہ دریافت بجلی کے علم میں یہ ہوئی ہے کہ مچھلیاں پکڑنے کا بھی کام اس سے لیا جاتا ہے۔ اس دریافت سے ماہی گیری کے فن میں انقلاب عظیم ہونیوالا ہے بڑے بڑے جہاز اور مچھلیاں پکڑنے کے آلے سب متروک ہو جائیں گے بجائے ان کے چند برقی انجنیر سمندر میں جائیں گے اور ایک بٹن دباتے ہی ہزارہا مچھلیاں آپ سے آپ تختہ پر آکر چپٹ جائینگی۔ بجلی کی یہ جدید طاقت یونیورسٹی کے دو طالبعلموں نے دریافت کی ہے۔ اگرچہ یہ خاص قسم کی روشنی مدت سے معلوم تھی لیکن ماہی گیری میں اس کا استعمال نیا تجربہ ہے۔ چند سال سے یہ روشنی غوطہ خوروں کے لیے بہت کارآمد ثابت ہوئی ہے اس سے پہلے انکو بالکل تاریکی میں کام کرنا پڑتا تھا۔ یا ایکسو پچاس بتی کی طاقت کی روشنی کا لیمپ ساتھ لے جاتے تھے۔

پولیس اور گاڑی والے

چند ہفتوں کا ذکر ہے کہ کلکتہ میں کرایہ کی گاڑی چلانے والوں نے باہمی اتفاق سے کام بند کر دیا تھا۔ گورنمنٹ نے انکو یقین دلایا کہ ان کی فریاد سنی جائیگی چنانچہ مسٹر لائیل تحقیقات کے لیے مقرر ہوئے جنکی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ واقعی ان پر ظلم ہوتا تھا۔ پولیس والے ناک میں دم کرتے تھے۔ نیز انجمن ہمدردی حیوانات کے ایجنٹ رشوتیں لیتے تھے۔ ایک گاڑیوالے کہیں سے مسٹر لائل نے معلوم کیا کہ بارہ روپے مہینہ پولیس والونکو رشوت میں دینا پڑتا تھا۔ گورنمنٹ نے افسوس ظاہر کیا کہ ان مظالم کے لیے سٹرائک کی ضرورت ہوئی۔ تین پولیس مین سزایاب ہوئے بعض کو موقوفی اور محکمہ کیطرف سے سزا ملی اور آیندہ سے راستوں کی پولیس پر معقول نگرانی رکھی جائے گی۔

مطبوعات

۱) ازالہ اوہام طبع ہو رہا ہے چونکہ ازالہ اوہام حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امتحانی کورس مین داخل فرمایا ہے اور اسکی کوئی کاپی فروختنی موجود نہیں ہے اس لئے حضرت اقدس کی اجازت سے اسکا دوسرا ایڈیشن چھاپا جاتا ہے درخواستین درج رجسٹر ہو رہی ہین کیونکہ صرف چار سو جلدین طبع ہونگی۔

۲) فیصلہ آسمانی قیمت ۲؍ چھپ کر فروخت ہو رہا ہے ایسا ہی حضرت مولوی نور الدین صاحب کے دو خط قیمت ۲؍ اور **رسالہ دعا** قیمت ۲؍ آخر الذکر رسالوں کی تھوڑی جلدین باقی رہ گئی ہین ان کتابون کے متعلق تمام درخواستین دفتر الحکم یا حکیم فضل الدین صاحب کے پاس آنی چاہئیں۔

۳۔ جدید قاعدہ یسرنا القرآن ختم ہو گیا صرف ٹیٹل پیج باقی ہے جلد اسکی اشاعت ہو جاویگی۔

۴۔ تفسیر القرآن کا دوسرا پارہ زیر طبع ہے آخر دسمبر ۱۹۰۱ء تک جن بزرگوں کی قیمت پیشگی معہ محصول ڈاک عہ یا علاوہ محصول ڈاک عہ آ جاویگی ان کو عہ قیمت علاوہ محصول ڈاک پر ملیگا۔ نومبر ۱۹۰۱ء کے اخیر تک پیشگی کی میعاد ہے۔

مدرسہ کا چندہ

گذشتہ کئی مہینوں سے مدرسہ کے چندہ کی رسید زر شایع نہیں ہوئی اس لحاظ سے بھی کہ وہ بہت ہی کم نام تھے اور کچھ عدم گنجایش کی وجہ سے ہم اگلی اشاعت مین یکجائی طور پر شایع کر دینگے انشاء اللہ العزیز

الحکم کے متعلق۔ نومبر نصف سے زیادہ گذر گیا ہے ابھی تک جیسا ہم نے کسی پچھلی اشاعت مین ذکر کیا تھا ساڑھے ... سو روپیہ کے قریب خریداران الحکم کے ذمہ بقایا ہے اور وہ نومبر کے آخر تک وصول ہونا چاہیے کیونکہ ۱۰ دسمبر کا پرچہ ان بزرگوں کے نام جن کو ... سال گذشتہ مین سرکلر لیٹر کی اشاعت کے بعد وی پی روانہ کیا گیا تھا سنہ ۱۹۰۲ء کی قیمت وصول کرنے کے لئے روانہ کیا جاوے گا۔ امید ہے وہ حسب دستور خود وصول فرما کر کارخانہ کی اعانت فرماوینگے خاکسار ایڈیٹران کی بروقت اعانت فرمائی کا مشکور ہے

جزاھم اللہ احسن الجزا

۲۔ توسیع اشاعت الحکم کے متعلق بہت کم توجگی سے کام لیا جا رہا ہے جیسا کہ امید تھی کہ **ہمارا اور آپ کا فرض** والی چٹھی پورے طور پر متوجہ کریگی ابھی تک اس کا اثر کم محسوس ہوتا ہے۔

ناظرین الحکم یاد رکھین کہ الحکم اس نسبت کی وجہ سے جو اسکے نام اور کام کو حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان کے ساتھ ہے خدا کے فضل سے ناامید نہیں اور اسے یقین ہے کہ اس کی مدد کیجاویگی مگر اسوقت اس کی مدد کرنیوالوں کے لئے ثواب عظیم ہے۔ کیونکہ

بہ مفت این اجر نصرت را دہندت ای اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

اس ہفتہ مین صرف مندرجہ ذیل بزرگون نے اس کی توسیع اشاعت کے خطوط بھیجے ہین

۱) جناب ڈاکٹر الہی بخش صاحب راولپنڈی
۲) جناب سید محمد رضوی صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدر آباد دکن
۳) ماسٹر ... سرائے۔ اللہ تعالی انہیں جزائے خیر دے اور دوسرون کو انکی تقلید کی توفیق۔ آمین

۳۔ اخبار کے وی پی سال کے ختم ہونے کے قریب آ کر بھی واپس کرنے والوں کا یہ حال شرم ناک کہ ڈاکخانہ کا نوٹس دے لیا اور خاموش ہو رہے اخبار کے حق مین سخت خطرناک ہے وہ بزرگ جو قیمت نہیں دیتے اور اخبار کو وی پی واپس فرمانے کی تکلیف خود گوارا کر کے مطبع کو الگ زیر بار کرتے ہین کیون اخبار پڑھنے کی تکلیف سے نجات نہیں پاتے اگرچہ ہمارے یہ الفاظ ان بزرگون کو ناگوار گذرینگے مگر براہ کرم وہ کوئی الحکم کے چلانے والے کو بھی تو کیمیا کا نسخہ بتا دین جس سے **کاغذ۔ محصول ڈاک۔ کاتبون** اور **چھاپنے والون** اور دوسری ضروریات ادا ہو جایا کرین امید ہے کہ وہ توجہ فرماوینگے۔

طلبائے مدارس کی کوتہ نظری اور اسکا علاج

ڈاکٹر ایس ڈبلیو رام سوامی انسپکٹر چشم ہین ہونیچ

طلبائے مدارس کی بصارت چشم پر بعد تحقیق و تدقیق حال مین ایک دلچسپ رپورٹ مشتہر کی ہے ڈاکٹر صاحب نے تحقیق حالات کے لئے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہرونکا دورہ کیا تھا اور وہ اسی غرض سے لاہور بھی آئے تھے صاحب موصوف کے خیال مین طلبائے مدارس کی انکھوں کی بصارت اس کام کے لئے کافی قوی نہین ہے جس پر اوقات انہین انجام دینا پڑتا ہے قریب سے اشیاء دیکھنے کی عادت روبترقی ہے جون جون تعلیمی زندگی طوالت پکڑتی جاتی ہے اس کے ساتھ ہی مائی اوپیا (کوتاہ نظری) کا مرض بھی مستقل طور سے روز بروز بڑھتا جاتا ہے یہ مرض ابتدائی جماعتون مین کم ہوتا ہے لیکن علی اور کالج کلاسون مین بتدریج زیادہ ہوتا جاتا ہے اکثر مدارس مین طلبائے پر ان کی بساط سے بڑھ کر بوجھ لادا جاتا ہے مدرسے مین سات گھنٹے لگاتار تعلیم پانے کے علاوہ انہیں گھر پر بھی اپنا اور مدرسہ کا کام کرنا پڑتا ہے سہ ماہی و ششماہی اور سالانہ امتحانات کی تیاری اس بوجھ کو اور بھی ناقابل برداشت بنا دیتی ہے مزید بران بعض حالتون مین طلبا کو اپنی بسر اوقات و گزارہ کے لئے ہاتھ پاؤن مارنے پڑتے ہین اگر ان تمام تکالیف اور ضرورتون پر بہت مجموعی نظر ڈالی جائے تو آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ طلبا کی صحت اور انکی انکھوں کی بصارت کسقدر معرض خطر مین ہے ڈاکٹر انسپکٹر سفارش کرتے ہین کہ مدرسے کا تمام کام دن کی روشنی مین ختم کر لینا چاہیے کیونکہ رات کی مصنوعی روشنی ادنی درجہ کی ہوتی ہے مدارس کے کمرے بھی ہوادار اور روشن ہونے چاہیے تاکہ نگاہ کو کتاب کے پڑھنے مین دقت نہ ہو نگاہ کا کام کم اور وقفہ سے ہونا چاہیے اس وقفہ مین آنکھوں کو آرام کرنیکا موقع ملیگا علاوہ برین بچون کی انکھین ایسی کمزور ہوتی ہین۔۔

انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک و مہتمم نے شایع کیا۔

کارخانہ مرہم عیسیٰ کی عجیب و غریب خاص ہمارے دوایاں عجیب و غریب مرہم المعروف
مرہم عیسیٰ
پاکٹ کیس
قیمت فی تولہ
قیمت چار روپے للعہ
کارخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین لاہور سے طلب کرو

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اکزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معززین! انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد از تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم دھند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ بہل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے ہزاروں مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے اور عینک کی بھی ضرورت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمے سے فائدہ اٹھاویں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ سے خاص ممیرا فیماشہ عہ سرمہ مصری سرمہ فی تولہ ہم رخرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دینا۔

ترکیب استعمال۔ سرمہ بغرض حفاظت وتقویت بینائی صرف ایک دفعہ دن میں استعمال کرنا چاہیے کھانے پینے میں کسی قسم کا پرہیز نہیں سوائے دفعہ امراض چشم دن میں دو دفعہ استعمال کرنا چاہیے ہر ایک قسم کی نشہ دینے والی اشیاء اور گرم مصالحہ جات اور اشیاء ترش سے پرہیز لازمی ہے۔ جہانتک ہو سکے دوائی مذکور کو ہوا سے محفوظ رکھنا چاہیے ترکیب استعمال ممیرا بحساب ایک رتی خالص ممیرہ دو تولہ مصری عمدہ قسم سرمہ میں حل کر کے دن میں دو مرتبہ استعمال کریں۔

نوٹ۔ اگر مصری سرمہ دستیاب نہ ہو سکے۔ تو اس کارخانہ سے بحساب ہم رتولہ منگوا سکتے ہیں۔ پرہیز ترش گرم اور نشی اشیاء سے پرہیز لازمی ہے۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود کا مبارک خط

مشفقم سردار صاحب۔ بعد ازاں کچھ عرصہ گذرا ہے کہ آپ نے ایک تولہ سرمہ منگوایا تھا۔ اور متفرق طور سے خرچ ہوا۔ لوگوں نے فائدہ بیان کیا۔ اب میرے گھر میں چند عوارض یعنی کدورت نظر دیکھی جانے کی وجہ سے ضرورت ہے شاید اس سرمہ سے فائدہ ہو یہہ معلوم ہے کہ میں اپنی ذاتی غرض کے لئے سرمہ طلب کرتا ہوں۔ آپ براہ مہربانی ایک تولہ سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال فرماویں

الراقم مرزا غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

بعد تسلیم واضح ہو کہ آپ سے چند ماہ ہوئے جناب سے سرمہ سفید ممیرہ کا منگوایا تھا استعمال سے بہت ہی مفید پایا کئی ایک برس کے پھولے دور ہو گئے خود مجھکو نزول الماء ہو گیا تھا۔ وہ سرمہ کے استعمال سے جاتا رہا اور دکاندار وا لگنے کا ڈیلا بالکل خراب ہو گیا تھا وہ بھی درست ہوتا جاتا ہے میں دور کے آدمی کو پہچان نہیں سکتا تھا اب دور کی چیز بھی بخوبی دیکھ سکتا ہوں۔ اور اخبار بھی پڑھ سکتا ہوں۔ آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں ایک تولہ سفید سرمہ ممیرہ کا بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں۔ ۲ مارچ ۱۹۱۰ء راقم ڈاکٹر

ہر برام پنشنر مقام بالکوٹ ضلع ہزارہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہے ایک بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۱۰ء میں جمع کیا گیا ہے۔

لواء احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپا۔

اس لیے بہشت کے بھی سات ہی دروازے ہیں اور آٹھواں دروازہ فضل کے ساتھ کھلتا ہے غرض یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اس جہان میں موجود ہوں گی وہ کوئی نئی بہشت و دوزخ نہ ہوگی بلکہ انسان کے ایمان اور اعمال ہی کا وہ ایک ظل ہیں اور یہی اس کی سچی فلاسفی ہے وہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی بلکہ انسان کے اندر ہی سے وہ نکلتی ہیں مومن کیلئے حال میں اسی دنیا میں بہشت موجود ہیں ہوتا ہے اس عالم کا بہشت موجود دوسرے عالم میں اسلیئے بہشت موعود کا حکم رکھتا ہے پس یہ کیسی سچی اور صاف بات ہے کہ ہر ایک کا بہشت اس کا ایمان اور اعمال صالحہ ہیں جنکی اس دنیا میں لذت شروع ہو جاتی ہے اور یہی ایمان اور اعمال دوسرے رنگ میں باغ اور نہریں دکھائی دیتی ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں اور تجربہ سے کہتا ہوں کہ اسی دنیا میں باغ اور نہریں نظر آتی ہیں اور دوسرے عالم میں بھی باغ اور نہریں کھلے طور پر محسوس ہونگی۔

اسی طرح پر جہنم بھی انسان کی بے ایمانی اور بد اعمالی کا نتیجہ ہے جیسے جنت میں انگور انار وغیرہ پاک درختوں کی مثال دی ہے ویسے ہی جہنم میں زقوم کے درخت کا وجود بتایا ہے اور جیسے بہشت میں نہریں اور سلسبیل اور زنجبیل اور کافوری نہریں ہوں گی اسی طرح جہنم میں گرم پانی اور پیپ کی نہریں بتائی ہیں۔ اسپر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے ایمان منکسر المزاجی اور اپنی رائے کو چھوڑ دینے سے پیدا ہوا ہے اسی طرح بے ایمانی تکبر اور انانیت سے پیدا ہوتی ہے اس لیے اسکے نتیجہ میں زقوم کا درخت دوزخیوں کا ہوا اور وہ بد اعمالیاں اور شوخیاں جو اس تکبر و خود بینی سے پیدا ہوتی ہیں وہ وہی کھولتا ہوا پانی یا پیپ ہوگی جو دوزخیوں کو ملے گی۔

اب یہ کیسی صاف بات ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہوتی ہے اسی طرح دوزخ کی زندگی بھی یہاں ہی سے انسان لے جاتا ہے جیسا کہ دوزخ کے باب میں فرمایا ہے نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ یعنی دوزخ وہ آگ ہے جو خدا کا غضب اسکا منبع ہے اور وہ گناہ سے پیدا ہوتی اور پہلے دل پر غالب ہوتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آگ کی جڑ وہ ہموم غموم اور حسرتیں ہیں جو انسانی کو آگھیرتی ہیں کیونکہ تمام روحانی عذاب پہلے دل سے ہی شروع ہوتے ہیں جیسے تمام روحانی سروروں کا منبع بھی دل ہے اور دل ہی سے شروع ہونے بھی چاہییں کیونکہ دل ہی ایمان یا بے ایمانی کا منبع ہے ایمان یا بے ایمانی کا شگوفہ بھی پہلے دل ہی سے نکلتا ہے۔ اور پھر تمام بدن اور اعضا پر اس کا عمل ہوتا ہے اور سارے جسم پر محیط ہو جاتا ہے پس یاد رکھو کہ بہشت اور دوزخ اسی دنیا سے انسان ساتھ لے جاتا ہے اور یہ بات بھولنی نہ چاہیے کہ بہشت اور دوزخ اس جسمانی دنیا کی طرح نہیں ہے بلکہ ان دونوں کا مبدء اور منبع روحانی امور ہیں ہاں یہ سچی بات ہے کہ عالم معاد میں وہ جسمانی شکل پر ضرور متشکل ہو کر نظر آئیں گے

یہ ایک بڑا ضروری مضمون ہے جسپر ساری قوموں نے دھوکا کھایا ہے اور اسکی حقیقت کے نہ سمجھنے کیوجہ سے کوئی خدا ہی کا منکر ہو بیٹھا ہے اور کوئی تناسخ کا قائل ہو گیا کسی نے کچھ تجویز کیا اور کسی نے کچھ۔ اگر خدا تعالیٰ نے اسمیں کوئی موقعہ دیا تو ہمارا ارادہ ہے کہ اسپر بسیط کے ساتھ بڑی بحث کریں اسی کی مرضی اور توفیق پر موقوف ہے ورنہ ہم تو ایک لفظ بھی نہیں بول سکتے

۱۳ر نومبر ۱۹۰۱ء

سلسلہ کلام روح سے شروع ہوا۔ فرمایا نباتی۔ حیوانی۔ اور انسانی تین قسم کی جان مانی گئی ہے۔ بعض حکما نباتات میں شعور اور حس کے بھی قائل ہیں چنانچہ بہت اسی قسم کے درخت اور پودے پائے گئے ہیں جنپر مختلف امور اثر کرتے ہیں مثلاً چھوئی موئی کا درخت جب انسان اسے ہاتھ لگاتا ہے فوراً مرجھا جاتی ہے اور اسی قسم کے بہت سے درخت ایسی ہوتے ہونگے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز میں خدا نے ایک برزخ رکھا ہوا ہے نباتات اور حیوانات کے درمیان وہ نباتات جنمیں حس و شعور ہے وہ برزخ ہیں جو بہت بڑا حصہ انسانی عقل کا رکھتے ہیں اسی برزخ کے نہ سمجھنے سے بعض کو یہ دھوکا لگا ہے کہ انسان بندر سے ترقی کر کے انسان بنکے ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ تمام برزخ جو مخلوقات میں موجود ہیں وہ وحدت خلقی کے دلیل ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل ہیں اور افسوس ہے کہ ناواقف اور نااہل اس سے کوئی لطف نہیں اٹھا سکتے۔

بچہ جب بننے لگتا ہے تو ساری چیزیں اکٹھی ہی بنتی جاتی ہیں جیسا کہ قران کریم میں پیدائش انسان کا مفصل ذکر ہے بعض لوگوں کی سمجھ میں جب اسکی حقیقت نہ آئی تو اعتراض کر دیا ہے مگر مشاہدہ سے بھی یہی ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ

بیٹے دیکھ یا ایک انڈے کو
توڑا اور اسکو ایک برتن میں ڈالا
ہیں اس کے وسط میں ایک نقطہ
دیکھتا تھا جو دل کی حرکت کی طرح
حرکت کرتا تھا (اس موقع پر حضرت
اقدس نے ہاتھ کے اشارہ سے
اس طرز کی حرکت کو دکھایا تھا اور
ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے
کہا کہ دل کی حرکت یونہی ہوتی ہے
ایڈیٹر)
اور میں نے نہایت غور کے ساتھ جو دیکھا
تو اس نقطہ سے مختلف جہات میں
کچھ خطوط سے گئے ہوئے تھے
کوئی ان میں سے دماغ کیطرف تھا
کوئی جگر کیطرف وغیرہ میں گھنٹہ
تک یہ تماشا دیکھتا رہا اور بعض دوستوں
نے بھی اسکو دیکھا غرض قرآن نے
جو کچھ اسکی حقیقت بیان کی ہے وہ
صحیح ہے۔
ہاں جو یہ برزخ ہیں یہ معرفت
تعلق کی دلیل ہیں اسی طرح انسان اور
خدا کے درمیان بھی ایک برزخ ہے
اور وہ تجلیات ہیں۔ چنانچہ اس مقام
اور مرتبہ کیطرف خدا تعالیٰ نے
اشارہ فرمایا ہے ثم دنیٰ فتدلیٰ
فکان قاب قوسین او ادنیٰ
یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علو
مرتبہ کا بیان ہے کیونکہ یہ مرتبہ اس
انسان کامل کو مل سکتا ہے جو عبودیت
اور الوہیت کی دونوں قوسیں کے
درمیان ہو کر ایسا شدید اور قوی تعلق
پکڑتا ہے گویا ان دونوں کا عین
ہو جاتا ہے اور اپنے نفس کو درمیان
سے اٹھا کر ایک مصفا آئینہ کا حکم
پیدا کر لیتا ہے اور اس تعلق کی دو جہتیں
ہوتی ہیں ایک جہت سے یعنی
اوپر کیطرف سے وہ تمام انوار و فیوض
الٰہیہ کو جذب کرتا ہے اور دوسری
طرف سے وہ تمام فیوض بنی نوع کو
حسب استعداد پہونچاتا ہے۔ پس
ایک تعلق اسکا الوہیت سے اور
دوسرا بنی نوع سے جیسا کہ اس آیت
میں صاف معلوم ہوتا ہے یعنی پہلے تو وہ نزدیک
ہے (یعنی اللہ تعالیٰ سے) پھر نیچے
کیطرف اترا (یعنی مخلوق کیطرف اترا
(یعنی مخلوق کیطرف تبلیغ احکام کے
لیے نزول کیا) پس وہ ان تعلقات
قرب کے ماتحت تام کیوجہ سے دو
قوسوں کے وتر کی طرح ہوگیا بلکہ قوس
الوہیت اور عبودیت کیطرف اس
سے بھی زیادہ قریب ہو گیا چونکہ ادنیٰ
قریب سے ابلغ تر ہے اس لیے خدا نے
اس لفظ کو استعمال فرمایا اور یہی نقطہ
جو برزخ بین اللہ و بین الخلق ہے اصلی
نقطہ سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم خدا سے لیتے اور بنی نوع کو پہونچاتے
ہیں اسلیے آپ کا نام قاسم بھی ہے۔

اسی ضمن میں توحید کا ذکر شروع ہوگیا
فرمایا وضع عالم میں خدا تعالیٰ نے توحید
کا ثبوت رکھدیا ہے۔ وضع عالم میں
کرویت ہے۔ پانی ستارے آگ
وغیرہ یہ چیزیں سب گول ہیں چونکہ کرہ
میں وحدت ہوتی ہے اس لحاظ سے
کہ اسمیں جہات نہیں ہوتی ہیں پس یہ وضع
عالم میں توحید الٰہی کا ثبوت ہے پانی کا
ایک قطرہ دیکھو تو وہ گول ہوگا ایسا
ہی اجرام بھی۔ اور آگ بھی آگ کی ظاہری
حالت سے کوئی اگر کہے کہ یہ گول نہیں
ہوتی تو یہ اسکی غلطی ہے کیونکہ یہ مانی ہوئی
بات ہے کہ آگ کا شعلہ دراصل گول ہوتا
ہے مگر ہوا اسکو منتشر کرتی ہے۔
عیسائیوں نے بھی . . . یہ بات
مان لی ہے کہ جہاں تثلیث نہیں پہونچی
یعنی تثلیث کی تبلیغ نہیں ہوئی وہاں انسے
توحید کی باز پرس ہوگی۔ کیونکہ وضع عالم
میں توحید کا ثبوت ملتا ہے اگر خدا تین
ہوتے تو ضرور تھا کہ سب اشیا مثلث نما
ہوتیں۔
وضع عالم کی کرویت سے یہ بھی پایا جاتا
ہے کہ آدم ہی سے شروع ہوکر آدم ہی پر
سلسلہ ختم ہوتا ہے کیونکہ محیط دائرہ کا
خط جس نقطہ سے چلتا ہے اسی پر ہی جاکر
ختم ہو جاتا ہے۔ اسیلیے مسیح موعود
جو خاتم الخلفاء ہے اس کا نام بھی خدا
نے آدم ہی رکھا ہے چنانچہ براہین
احمدیہ میں درج ہے

اردت ان استخلف فخلقت آدم

چونکہ مسیح موعود نئی طرز کا آدم ہے اسلیے
اس کے ساتھ بھی شیطان نئی طرز کا ہے

دارالامان کی شام

۱۶۔ نومبر ۱۹۰۱ء بعد نماز مغرب حضرت
اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام حسب
معمول بیٹھ گئے مولوی عبد الکریم صاحب
نے شیخ عبد اللہ بی۔ اے علیگ
علیگڈھ کا ایک خط سنایا جو انہوں نے
حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب
کے نام لکھا تھا انہیں ایک نوجوان کے
جلسہ کا تذکرہ لکھا تھا اور آخر میں معجزات
پر ہنسی کی ہوئی تھی طرز بیان اور ادائے
مطلب کا طریق مضحکہ خیز اور استہزا نما تھا
اور معجزات اور مکالمات الٰہیہ کو اور
پیشگوئیوں کو اسلام کے لیے داغ قرار
دیا گیا تھا اسکو سنکر حضرت نے فرمایا
افسوس ہے ان لوگوں نے اسلام
کو بدنام کیا ہے جبات کو سمجھتے نہیں
اس میں یورپ کے فلاسفروں کی چند
بیہودہ کتابیں پڑھ کر دخل دیتے ہیں
معجزات اور مکالمات الٰہیہ ہی ایسی
چیزیں ہیں جنکا مردہ ملتوں میں نام
و نشان نہیں ہے اور معجزہ تو اسلام
کی پہلی اینٹ ہے اور غیب پر ایمان
لانا سب سے اول ضروری ہے۔ اصل
بات یہ ہے کہ اس قسم کے خیالات دہریت
کا نتیجہ ہیں جو خطرناک طور پر پھیلی جاتی
ہے + سید احمد نے وحی کی حقیقت
خود ہی نہیں سمجھی دل سے پیدا ہوا
وحی شاعروں کی مضمون آفرینی

صاحب بڑھ کر کچھ وقعت نہیں رکھتی۔

افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے روپیہ صرف کیا اور کوشش کی مگر نتیجہ یہ نکلا۔ مولویصاحب اسکو ضرور خط لکھدیں اور اسے بتائیں کہ معجزات اور کرامات اور پیشگوئیاں ہی ہیں جنہوں نے اسلام کو زندہ مذہب قرار دیا ہے۔

اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے شکاگو کے مسٹر ڈوئی صاحب کے ایک لیکچر کا خلاصہ سنانا شروع کیا۔ ناظرین کی واقفیت کے لیے سرسری اتناہی لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ڈوئی ایک عیسائی ریفارمر ہے جس نے الیاس ہونے کا دعوی کیا ہے اس نے اپنے گرد و پیش بہت سے مرید جمع کیے ہیں اور ہر ایک مرید سے اسکی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ لیتا ہے اسکا مذہب ہے کہ موجودہ عیسائی سب غلطی پر ہیں۔ صرف وہ راستی پر ہے وہ امراض کا علاج کرنا گناہ سمجھتا ہے وغیرہ وغیرہ اس کے ہفتہ وار دو اخبار بھی جاری ہیں جنمیں سے ایک یہاں بھی آتا ہے۔ اس نے اپنے ایک لیکچر میں فریمیسن کے مضمون پر کلام کیا ہے۔ فریمیسن کی حقیقت عام طور پر جیساکہ غیر فریمیسنوں پر منکشف نہیں ہے اور فریمیسن ظاہر نہیں کرتے مگر مسٹر ڈوئی کہتا ہے کہ میرے مریدوں میں بعض فریمیسن تھے جواب نہیں اور انہوں نے اسے حالات بتائے ہیں اور بعض کتابیں بھی فریمیسنوں کی اسے ملی ہیں۔ اس لکچر میں وہ فریمیسنوں کی حقیقت بتاتا ہوا یہ ظاہر کرتا ہے کہ فریمیسن جھوٹ بولتے ہیں فریمیسن قتل وغیرہ جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں تو انھیں بچا لیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اس قسم کی باتیں بیان کی ہیں ہم اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کرسکتے نہ ہم خود کبھی فریمیسن ہوے اور نہ کبھی فریمیسن نے ہم سے انکا ذکر کیا غرض مفتی صاحب یہ حالات سنا رہے تھے تو حضرت نے فرمایا

ہمکو کبھی کبھی خیال پیدا ہوتا تھا کہ فریمیسن کی حقیقت معلوم ہو جاوے مگر کبھی توجہ کرنے کا موقع نہیں ملا۔ ان حالات کو جو یہ اپنے لکچر میں بیان کرتا ہے سنکر ہمیں الہام کی جو مجھے ہوا تھا ایک عظمت معلوم ہوتی ہے اس الہام کا مضمون یہ ہے کہ فریمیسن اس کے قتل پر مسلط نہیں کیے جائینگے۔ اس الہام میں بھی گویا فریمیسن کی حقیقت کیطرف شاید کوئی اشارہ ہو کہ وہ بعض ایسے امور میں جہاں کسی قانون سے کام نہ چلتا ہو اپنی سوسائٹی کے اثر سے کام لیتے ہوں

میں سمجھتا ہوں کہ فریمیسن کی مجلس میں ضرور بعض بڑے بڑے اہلکار اور عائد سلطنت یہانتک کہ بعض بڑے شاہزادے بھی داخل ہوں گے اور ان کا رعب داب ہی مانع ہوتا ہوگا کہ کوئی اسکے اسرار کھول سکے۔ ورنہ یہ کوئی معجزہ یا کرامت تو ہے نہیں

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصالح سلطنت کیلئے کوئی ایسا مجمع ہونا ہوگا۔

اس قسم کا ذکر ہوتا رہا اسی اثنا میں فرمایا آج ایک منذر الہام ہوا ہے اور اس کے ساتھ ایک خوفناک رویا بھی ہے وہ الہام یہ ہے

محموم

پھر

نظرت الی المحموم

پھر

دیکھا کہ بکرے کی ران کا ٹکڑا چھت سے لٹکایا ہوا ہے۔

الحکم کی امداد میں گرانقدر عطیہ

ہم نہایت شکر گذاری کے ساتھ

عالیجناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس اعظم مالیر کوٹلہ

دام اقبالہ

کے اس گرانقدر عطیہ کی رسید دیتے ہیں جو جناب ممدوح نے ۱۷ رنومبر ۱۹۰۱ء کو عطا فرمایا نواب صاحب موصوف **ایکسو روپیہ** سالانہ بطور امداد الحکم کے لیے عطا فرمایا کرتے ہیں چنانچہ ایکسو روپیہ جناب ممدوح کیطرف سے معرفت جناب مرزا خدا بخش صاحب ناظم ریاست نوابصاحب ممدوح وصول ہو گیا ہے جزاهم الله احسن الجزاء فی الدنیا والاخرة۔

الحکم اس مستقل گرانقدر امداد کے لیے نوابصاحب موصوف کا از بس مشکور رہیگا اور جبتک الحکم کے پرچے دنیا میں رہینگے اور جسقدر لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے بیشک اسکا ثواب جناب موصوف کو ملتا رہیگا۔ خدا کرے کہ ہمارے بزرگان ملت میں اور لوگ بھی ایسے پیدا ہو جائیں جو اپنے مالوں کو ایسے کاموں میں لگا سکیں۔

آخر میں ہم حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان میں نواب صاحب موصوف کے لیے یوں دعا مانگتے ہیں۔

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگردان گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار او را ای خدای قادر مطلق
کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

مختصر نوٹ اور نکات

دنیا ہی تو ایک عجائب گاہ ہے مگر ہمارے مخالف الراے علما بھی عجیب ہیں۔ جب کبھی وہ ہمارے منہ سے تاویل کا لفظ سنتے ہیں تو اسپر عجیب در عجیب حاشیہ چڑھاتے ہیں اور ہمارے مختلف نام رکھتے ہیں۔ کیوں ؟ معلوم ہوتا ہے کہ وہ علم الٰہی سے نابینا محض اور قرآن کریم کے مصطلحات سے نابلد مطلق ہیں ورنہ تاویل کو تحریف اور تبدیل کا مرادف قرار نہ دیتے۔ اور کیا وجہ ہے کہ اس لغت کو جب کہ خود قرآن کریم نے ہی حل کر دیا ہے بُرے معنوں میں لیتے ہیں چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے لَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۔ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ ۔ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ ۔ وغیرہ غرض تاویل کا مفہوم قرآن شریف کی اصطلاح میں اصل حقیقت ہوتا ہے نہ خود تراشیدہ باتیں۔

قرآن شریف میں لکھا ہے وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی یعنی جو شخص میرے فرمودہ سے اعراض کرے (اور اس کے مخالف کیطرف مائل ہو تو اس کے لیے تنگ معیشت ہے (روحانی طور پر حقائق و معارف سے بے نصیب ہے) اور قیامت کو اندھا اُٹھایا جاوے گا۔ یہ قرآن کریم کا فتویٰ ہے اس شخص پر جو قرآن سے منہ پھیرے ہم کہتے ہیں کہ یہی قرآن میں لکھا ہوا ہے اور قوی دلایل سے ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح ابن مریم دوسرے رسولوں اور انسانوں کیطرح وفات پا چکا ہے اور ضرور ہے کہ مثیل موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت میں سے سلسلہ موسوی کیطرح چودھویں صدی میں

خاتم الخلفا

مبعوث ہو جسکا نام بھی مماثلت کے لحاظ سے

مسیح موعود

ہو جیسا کہ آیت استخلاف اسپر شاہد ہے اور آیت

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا ۙ۬ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا

سے ثابت ہوتا ہے۔ اور پھر سورہ تحریم کی آخری آیت اس اُمت میں ایک مسیح ہونے پر دلالت کرتی ہے اور پھر سورہ جمعہ میں بروز محمدی کا صریح ذکر ہے اب ان ساری باتوں کو پیش کرتے ہوئے جب ہم مسیح موعود کے مبارک وجود کو پیش کرتے ہیں تو اسپر

لَسْتَ مُرْسَلًا اور لَسْتَ مُؤْمِنًا

کی صدائیں بلند کی جاتی ہیں پھر یہ اعراض عن ذکر اللہ نہیں۔ ؟ اور کیا یہ ان لوگوں کا کام نہیں جنپر قرآنی حکم کے رو سے

نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی

کا فتویٰ ہے۔ فتدبر

سچا الہام

جو خالص خدا تعالےٰ کیطرف سے ہوتا ہے مندرجہ ذیل علامتیں اپنے ساتھ رکھتا ہے پس یہ ایک معیار ہے اُن ملہموں کے الہامات کی شناخت کا جو دعوی الہام کرتے ہیں

اول

وہ ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ جب انسان کا دل آتش درد سے گداز ہو کر مصفا پانی کیطرح خدا تعالےٰ کیطرف بہتا ہے۔

دوم

سچا الہام اپنے ساتھ ایک لذت اور سرور کی خاصیت لاتا ہے اور نامعلوم وجہ سے یقین بخشتا ہے اور ایک فولادی میخ کیطرح دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور اس کی عبارت فصیح اور غلطی سے پاک ہوتی ہے۔

سوم

سچے الہام میں ایک شوکت اور بلندی ہوتی ہے اور دل پر اس سے مضبوط ٹھوکر لگتی ہے اور قوت اور رعبناک آواز کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے مگر جھوٹے الہام میں چوروں اور مخنثوں اور عورتوں کیسی دھیمی آواز ہوتی ہے کیونکہ شیطان مخنث چور اور عورت ہے

چہارم

خدا تعالےٰ کا الہام الٰہی طاقتوں کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے ضرور ہے کہ اس میں پیشگوئیاں بھی ہوں اور وہ پوری ہو جائیں

پنجم

سچا الہام دن بدن انسان کو نیک بناتا جاتا ہے اور اندرونی کثافتیں اور غلاظتیں پاک کرتا ہے اور اخلاقی حالتوں کو ترقی دیتا ہے

ششم

سچے الہام پر انسان کی اندرونی قوتیں گواہ ہو جاتی ہیں اور ہر ایک قوت پر ایک نئی اور پاک روشنی پڑتی ہے اور انسان اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پاتا ہے اور اُس کی پہلی زندگی مر جاتی ہے اور نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔ اور وہ بنی نوع کی ایک عام ہمدردی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

ہفتم

سچا الہام ایک ہی آواز پر ختم نہیں ہوتا کیونکہ خدا کی آواز ایک سلسلہ رکھتی ہے وہ نہایت ہی حلیم ہے جس کیطرف توجہ کرتا ہے اس سے مکالمت کرتا ہے اور سوالات کا جواب دیتا ہے اور ایک ہی مکان اور ایک ہی وقت میں انسان اپنے معروضات کا جواب پا سکتا ہے گو اس مکالمہ پر کبھی فترۃ کا زمانہ بھی آ جاتا ہے

ہشتم

سچے الہام کا انسان کبھی بزدل نہیں ہوتا

اور کسی مدعی الہام کے مقابلہ سے اگرچہ وہ کیسا ہی مخالف ہو نہیں ڈرتا جانتا ہے کہ میرے ساتھ میرا خدا ہے اور وہ اسکو ذلت کے ساتھ شکست دے گا

نہم ۹

سچا الہام اکثر علوم اور معارف کے جاننے کا ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ خدا اپنے ملہم کو بے علم اور جاہل رکھنا نہیں چاہتا

دہم ۱۰

سچے الہام کے ساتھ اور بھی بہت سی برکتیں ہوتی ہیں اور کلیم اللہ کو غیب سے عزت دی جاتی ہے۔ اور رعب عطا کیا جاتا ہے۔

فطرت انسانی کا خاصہ ہے کہ زمانوں کے گذرنے کے بعد اسمیں وہ ابتدائی جوش نہیں رہتا اور آخرکار غفلت اور کسل اور نفس کے ارادوں اور ناجائز عادت ورسم کے اتباع سے ملکر ایک خود تراشیدہ دین و اعتقاد کے اختراع کا موجب ہوتی ہے ایسے وقت پر سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ جب ایسی حالت ہوتی ہے تو خدا تعالے کیطرف سے ایک مامور آتا ہے جو سوئی ہوئی قوتوں کو بیدار کرتا ہے اور زنگ خوردہ قویٰ کو صیقل۔ پس اے دانشمند و غور کرو کہ کیا اسوقت مسلمانوں کا ادبار و زوال ان میں غفلت وسستی کی ترقی نہیں بتاتی؟ کہ ع مردے از غیب بروں آید و کارے بکند۔

عیسائی مذہب بخات کے لیے انسانی قربانی یا خدائی قربانی یا یعنی قربانی (کیونکہ وہ یسوع کو خدا بھی کہتے ہیں انسان بھی) صلیب کے باعث اور مخلوق کے گناہ اٹھانے کیوجہ سے تین دن کے لیے ملعون بھی) کو پیش کرتا ہے برخلاف اس کے **اسلام نفسانی قربانی** کی تعلیم دیتا ہے جس کے معنی کوئی خودکشی نہیں بلکہ خدا تعالے کے آگے اپنے وجود کو پورے طور پر رکھدینا یعنے اپنے تمام قویٰ کو خدا کی راہ میں لگا دینا اور خالص خدا ہی کے لیے اسکا قول اور فعل اور حرکت اور سکون ہو جاوے اب دونوں میں جو فرق ہے تم خود سمجھلو۔

تعلیم کے لیے تصریح اور تفصیل کی ضرورت ہے برخلاف اس کے پیشگوئیوں میں استعارات اور مجازات بھی ہوتے ہیں پس جب کہ اصول مسلّم ہے تو جہاں پیشگوئی اصول تعلیمی کے بظاہر مخالف ہو وہاں اصول تعلیمی کو مقدم رکھا جاوے گا اور پیشگوئی کو تعلیم کے موافق۔ کیونکہ تعلیم علاوہ تصریح کے معرض افادہ اور استفادہ میں آتی رہتی ہے لہذا اس کے مقاصد اور مدعا کسی شخص سے مخفی نہیں رہتے جب یہ اصول صحیح ہے تو عیسائی مسیح کی خدائی ثابت کرنے کے لیے توراۃ کی پیشگوئیوں کے معنے توریت کی صریح تعلیم کے خلاف کرنے میں حق بجانب نہیں ہو سکتے۔

راولپنڈی کے شیخ محمد فضل الٰہی صاحب رئیس ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کی یادگار میں زنانہ سکول جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تیس ہزار روپے کے صرف سے سکول کی عمارت بنائیں گے نیچے دکانیں اوپر سکول ہوگا۔ اس تجویز کے اچھے یا برا ہونے کی بابت تو کوئی رائے ہم نہیں دیتے اور نہ اس سے بہتر مصرف روپے کا اشارہ کرتے ہیں لیکن ہمیں شک نہیں کہ مجوزہ طرز عمارت سکول ضرور قابل اعتراض ہے۔ دوکانوں کے ہونے سے ہرقسم کے آدمیوں کی آمد و رفت دوکانوں پر ہو سکتی ہے اور یہ امر بار یک نگاہ سے دیکھا جاوے تو زنانہ سکول کی حالت کے ضرور نامناسب ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو آزادانہ رائے دینے کی جرات کریں یہ کام ہے اخبار نویسوں کا مگر انہیں سے بھی اکثر ہاں میں ہاں ملانا ہی اپنا فرض سمجھتے ہیں

لکھنؤ کے اہل اسلام نے ایک جلسہ خاص کرکے یہ تجویز کی ہے کہ شادی اور غمی کے فضول اخراجات کی اصلاح کی جاوے۔ تجویز تو معقول ہے اور اس کی ضرورت بھی مگر کیا اچھا ہوتا اگر لکھنؤ کے اہل اسلام کوشش کرکے یہ نظیر قائم کرنا چاہتے کہ مسلمانوں کو قرآن شریف پر عمل کرائیں یہ ساری تجویزیں اسی میں آجائیں۔

بدمعاش اور شریر اور مغلوب الغضب لوگ اپنے عیوب اور بدکاریوں کے چھپانے کے لیے ایک عجیب طرز اختیار کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ان عیوب سے اوروں کو متہم کرتے ہیں جو ان حرکات سے بری ہیں ان کی تسلی کے لیے یہ کہنا بیشک کافی ہے کہ بترس از بد کردار و مترس از بدگفتار زیرا کہ گفتار عارضی و کردار لازمی ست۔

نیک باشی و بدت گوید خلق
بہ کہ بد باشی و نیکت گویند

پایونیر نے سیگرٹ نوشی کے بڑھتے ہوئے رواج پر غائر نظر کرکے اور اس اندازہ کو معلوم کرنے کے بعد کہ گذشتہ مارچ کو ختم ہونے والے سال میں سترہ لاکھ روپے کے سیگرٹ باہر سے آئے اس تجارت کی ترقی ہی کا خیال نہیں کیا۔

بلکہ وہ اس سے ہندوستان کے تمول کا نتیجہ نکالتا ہے - جو بقول پرچانک بیشک غلط ہے اس سے تمول نہیں بلکہ مفلسی کا پتہ لگتا ہے - اور یہ ہندوستانی قلاشوں کی بجھنے والے چراغ کے ٹمٹمانے کی مثال ہے - پایونیر کا یہ خیال واقعی درست ہے کہ جہاں پہلے صاحب لوگوں کے نوکروں کے منہ میں سیگرٹ ہوتے تھے وہاں آج بنیوں بقالوں کے مُنہ سے بھی سیگرٹ کے دھوئیں اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں * اور دیہات تک میں اسکا رواج ہوتا جاتا ہے بلکہ مستورات تک میں بھی۔

یہ خیال بے شک قابل غور ہے کہ جیسے پایونیر سیگرٹ نوشی کی کثرت سے فارغ البالی کا نتیجہ نکالتا ہے اگر گورنمنٹ بھی اس نتیجہ پر پہونچ جو سراسر غلط ہے تو پھر ان سیگرٹ نوشوں کے طفیل ہندوستان کو کسی اور ٹیکس کے لیے طیار رہونا چاہیے * سیگرٹ نوشو یاد رکھو

رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایکدن

پایونیر کو پادریوں نے ڈانٹ دیا تو اس نے ان تحریروں سے معافی مانگ لی جو لالچ سے عیسائی بنائے جانے کے متعلق کسی نامہ نگار کے قلم سے پچھلے دنوں اسمیں شائع ہوئی تھیں * ہو سکتا ہے کہ پایونیر کو غلط اطلاع کسی واقعہ خاص کے متعلق ملی ہو عیسائیت کی اشاعت اور ترقی میں اگر روپیہ کوئی چیز نہیں تو معلوم نہیں یہ لاکھوں روپیہ جو حساب میں دکھائے جاتے ہیں کہاں جاتے ہیں اور پچھلے دنوں بشپ ولڈن نے ہندوستان کو عیسائی بنانے کے لیے روپے کی ضرورت کیوں ظاہر کی تھی ؟ اسکو بھی جانے دو تو مرید عیسائیوں کی روپے سے مدد کرنا کوئی انجیلی گناہ ہے جو اسے برا سمجھا جاوے اگر صرف تعلیم ہی کی خوبیاں عیسویت کی اشاعت کا موجب ہیں تو پھر پایونیر کو نوٹس دینے کی ضرورت کیا تھی ؟ -

---

چین کے معاملات کی نسبت ایک انگریزی اخبار کے حوالہ سے پرچانک نے لکھا ہے کہ چین کے گذشتہ شور و شر کا خاص باعث یہ تھا کہ عیسائی پادری بجائے اپنے نو مریدوں کو مسیح کی سپرٹ کی تعلیم دینے کے انکے لیے خاص حقوق گورنمنٹ سے دلانا چاہتے تھے اور اس لیے رعایا کو یہ ناگوار گذرتا تھا - اس رائے کو پڑھ کر ایک دانشمند جس نتیجہ پر پہونچتا ہے وہ عیسائی صاحبان ہی سوچیں۔

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیا اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں قرآن انجیل کیطرح تمہیں صرف یہ نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورت کیطرح محل شہوت ہو سکتے ہیں شہوت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ اسکی کامل تعلیم کا منشا یہ ہے کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کیطرف نظر مت اٹھا نہ شہوت سے اور نہ بغیر شہوت کے بلکہ چاہیے کہ تو آنکھیں بند کرکے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے تا تیرے دل کی پاکیزگی میں کوئی فرق نہ آوے - سو تم اپنے مولے کے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ - اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جسکا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر ایک ناجائز ذکر سے ۔

رجسٹرڈ خط

ذیل میں ہم وہ خط درج کرتے ہیں جس کا گذشتہ اشاعت میں ذکر کیا گیا تھا کہ **مولوی برہان الدین صاحب جہلمی** نے مولوی محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعت السنہ کے نام لکھا ہے اور وہ یہ ہے

بخدمت فیضدرجت حضرت **مولوی محمد حسین** صاحب سلمہ اللہ الواہب المواہب ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ بھائیصاحب ! آپ کو یاد ہی ہوگا کہ بندہ مدت دراز سے اپنی غفلت زدائی کے لیے مرزا صاحب کی خدمت میں قادیان آیا جایا کرتا ہے اور یہاں کا رسم و رواج اندرونی و بیرونی اکثر دیکھتا رہتا ہے اور گروہ مخالف کی نسبت جو جو الفاظ یہاں پر زبان زد ہر کہ ومہ و خاص و عام ہیں سنتا اور سوچتا رہتا ہے خصوصاً طعن و تشنیع چھوڑ کر جو تقاریر و تحاریر مطبوعہ دربارہ معجزہ فصیح بلیغ عربی تفسیر نویسی کے علما کی طرف منسوب ہوتے رہتے ہیں سنکر اور دیکھکر بہت حیرانی دامنگیر ہوتی ہے کہ اللہ العالمین ! پیشگوئیوں اور دعاؤں کی استجابت کا معاملہ جو الہام اور کشف کے متعلق ہے اور جو عفت اور مجاہدات قرآنی اور اتباع نبوی کا معاملہ ہیں جدا ہے اس میں مرزا صاحب ہی ممتاز اور فقید المثل سہی مگر یہ معجزہ المسیح کے مقابلہ کا اعجاز جو یہاں پر تمام علما و فضلاء کی نسبت مشہور ہے یہ کہاں تک صحیح اور ثابت ہے خصوصاً ایک عالم منقول و معقول و حاوی فروع و اصول و فاضل علوم تفسیر

وحدیثیہ و نیز اول علم لغت و فنون ادبیہ و موشگافی معانی حکمیہ جس نے پندرہ یا سولہ برس میں برابر تحویل علما و نجار پیر اوبا کے مقابلہ میں تحقیقات اثبات عمل بالحدیث والقرآن کے طبع کرا کر شہتہ کر کر نعرہ بیا ھل من مبارز مار کر وہ ڈنکا دین کا بجا کر تمام بدعتیان و تقلید یان کو حیران کیا جس کے ہندو اور مسلمان بلکہ قریبًا تمام ابنائے زمان چشم دید گواہ موجود ہیں اُس کی نسبت کیوں ایسے کلمات ہتک آمیز جاری و ساری السنہ ہر خورد و کلاں ہیں ممکن ہے کہ تیونی اسوقت میں عدیم الفرصتی و ایک گونہ کم مائگی پر مبنی ہو یعنی رواج زمانہ کے مطابق جب کوئی آدمی کسی کے مقابلہ میں قلم اُٹھاتا ہے تو جبھی وہ اس مقابلہ کے قابل متصور ہوتا ہے کہ اول اسکو ضروریات بشریہ سے فراغت معتدبہ حاصل ہو جس میں وہ مقابلہ کا حق ادا کر سکے اور پھر اُس تحریر کو طبع کرا کر مد مقابل کے پاس بھیجے۔ اتفاقًا تقدیر سے کل ظہر کے بعد بیان پر شاید ایک اخبار میں پڑھ رہے تھے کہ مولوی محمد حسین کا اشاعۃ السنہ پھر جاری ہوا ہے آپ میری طبیعت کے شاید اب بھی واقف ہوں گے کہ میرا آپ کی نسبت کیا معاملہ تھا اور آپ مجھ پر کیا مروت کیا کرتے تھے اس خبر کے سنتے ہی مجھے یہ خیال خوش پیدا ہوا کہ گو یہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ محمد حسین بسبب حصول زمین کے آیات الٰہیہ سے انسلاخ کر کر

اخلد الی الارض کا مصداق بنگیا ہے۔ مگر مجھے موجب شکر کا ہوا کہ کسی قدر فراخدستی تو حاصل ہوئی کہ یہ زمانہ ہی بے مروتی کا ہے بھائی صاحب اشاعۃ السنہ کی خبر تو کل سنی ہی تھی آج جو بات مجھے اس کتبہ پر باعث ہوئی وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب مع جم غفیر اپنے مریدوں کے سیر سے واپس آ رہے تھے تو کسی تقریب پر فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں یہ کرامت اعجازی مرحمت فرمائی ہے

کہ علماء وقت باوجود ہماری کم علمی بلکہ جہالت طبع کرا کر مشتہر کرنے کے ہمارے مقابلہ میں فصیح و بلیغ عربی نویسی میں جو ایسے حقائق و معارف قرآنی و مضامین روحانی سے مملو ہو جن سے تفاسیر متداولہ قوم خالی ہیں عاجز و بے طاقت ہیں بلکہ اب تو میں یہ کہتا ہوں کہ اور باتیں چھوڑو اب صرف آٹھ آیات کلام اللہ کی کہیں سے بطور قرعہ لیکر ہمارے زانو بزانو بیٹھکر کم سے کم آٹھ ورق ہماری براہین کی اوراق کی برابر سوائے پہلے حصہ براہین کے ایک دن میں صبح سے شام تک تفسیر موصوف لکھیں تو جب بھی ہم اپنے دعویٰ سے دست بردار ہو جائیں گے ہم تو ایک فرقہ جدیدہ ہونے کے سبب باہر نہیں جاسکتے اور ہمارے مقابلین کا گروہ تو یہاں پر بھی بکثرت موجود ہے خصوصًا ہمارے برادر نظام الدین و امام الدین دیوار بدیوار اُن کے معاون ہیں اور ہم خود بھی ضربات اور اخراجات کے متحمل ہو سکتے ہیں جو صاحب تشریف لاویں ہمیں اظہار حق منظور ہے کسی سے ضد نہیں چاہے ہم سے کسی نے کبھی عداوت کی ہو مولوی صاحب! اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا اب مجھے خدا کی جانب سے پھر تحریک ہوئی ہے کہ جب آپ کو ان دنوں فرصت اور وسعت حاصل ہے جیسا کہ اشاعۃ السنہ کے دوبارہ شروع کرنے سے واضح ہے اب آپ لتطمئن قلبی اطمینان کریں ضرور بالضرور حسب دعویٰ مرزا صاحب کے تفسیر آٹھ آیات شریفہ کی جو قرعہ کے طور پر کلام اللہ سے لی جاویں حسب الطلب مرزا صاحب لکھدیں تو میرا طالب علمی کے وقت کا تعلق شدید جو آپ کے ساتھ تھا جس کے لحاظ سے آپ پندرہ یا سولہ سال پرچہ اشاعۃ السنہ مجھے مفت دیتے رہے

تھے۔ اور حق جوئی کے سبب سے ہی وہ مدت کا قطع ہو چکا ہوا ہے پھر مستحکم ہو جاویے۔ خدا واحد گواہ ہے کہ اس تفسیر کی اشاعت کے بعد میں کسی کی پرواہ نہ رکھونگا و نیز بحیثیت ہی اُن کے کل دعاوی سے جو ان کی ذات سے متعلق ہیں دست کش ہو کر بیعت واپس لے لونگا۔ خدا کا ہوں نہ مرزا کا۔ مرزا صاحب دعاوی چھوڑیں یا نہ چھوڑیں میں ضرور انکو چھوڑ دونگا۔

کشف و الہام مجاہدہ کا ثمرہ ہے تفسیر نویسی تو علم کا نتیجہ ہے یہ تو کچھ مشکل نہیں خصوصًا آپ جیسے فاضل کے لیے پھر اس مشکوک فتویٰ محکم کرانے کے لیے آپ بھی بلاتے رہے اور میں انکی جانب کو حق سمجھکے لگا تارہا شاید خدائے ارحم الراحمین نے مجھے حق الیقین تک پہونچانے کی یہی تقریب نکالی ہو مقصد اہم اس امتحان کا یہی ہے کہ مرزا صاحب برملا و بار بار بے محابا جوش سے یہ کہتے ہیں کہ تفسیر کتاب اللہ کا لکھنا صرف عطیہ شاگردی و قرب و فضل خدائے ارحم الراحمین ہے نہ نتیجہ شاگردی انسان و علم و ہنر کا۔ واللہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ غلبہ حق ہے کہ اپنے نور اور فوز اور بطش شدید سے دفع باطل کر رہا ہے یا کہ نفس ہے کہ ریاء و سمعہ کا جال پھیلا کر اپنے حظوظ حاصل کر رہا ہے۔ زیادہ خیریت

برہان الدین از قادیان ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء

عسل مصفیٰ

مؤلفہ جناب مرزا خدا بخش صاحب ابو العطا حضرت اقدس مسیح موعود کے دعاوی کی تصدیق میں اور معترضوں کے اعتراضوں کے دندان شکن عقلی و نقلی جوابات کی جامع اور مبسوط ۸۰۰ صفحہ کی کتاب قادیان میں قاضی ضیاء الدین صاحب اور مالیر کوٹلہ میں مولوی حکیم محمد زمان

نصرتِ خداوندی کے جذب کا طریق

یہ ایک خطبہ کا خلاصہ یا حاصل المطلب ہے جو ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۱ء کے جمعہ میں حضرت مولنا و مخدومنا مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑھا اور ایڈیٹر الحکم نے ناظرین الحکم کے لیے اپنے الفاظ اور طرز میں لکھا

ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور۔ الحج۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بیان فرمایا ہے جو نصرت الٰہی کے جذب کا اصول ہے غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ وہ کون لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی نصرت سے حصہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

عادۃ اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور ضرور ان لوگوں کی مدد فرماتا ہے جو اسکو مدد دیتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کو مدد دینے میں کوئی ضعف نہیں آتا وہ بڑا قوت والا ہے اور جسکو خدا مدد دیتا ہے وہ اپنے مخالف پر غالب ہو جاتا ہے اور معزز بنتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ناصر اور مددگار وہی ہوتے ہیں جنکو وہ دیکھتا ہے کہ اگر انکو غلبہ دے تو نمازوں کو قائم کریں۔ زکوٰۃ دیں۔ نیک باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور سب کاموں کی باگ آخر اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا ہے ان آیات میں اللہ جل شانہٗ نے ایک عظیم الشان اصول بتایا ہے کہ کونسی قوم دنیا میں سرسبز ہوتی ہے مولیٰ کس کا ناصر ہوتا ہے اور کسے ہلاکت کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ جن لوگوں کو دیکھتا ہے کہ خدا کی طرف سے مدد پانے کے بعد اسکا جلال ظاہر کریں گے نمازوں کو پڑھیں گے زکوٰۃ دیں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کی نگہداشت کریں گے انھیں متمکن اور غالب کرتا ہے۔

سوچو! اور خوب غور کرو۔

جب دو قومیں لڑتی ہیں دونوں بہ حیثیت مخلوق ہونے کے یکساں فیض کھینچ سکتی ہیں۔ مگر تجربہ نے ہمیں بتایا ہے کہ دنیا کی تاریخ میں ایسے اوراق موجود ہیں جنمیں نصرت الٰہی کی ایک دلکش اور بے نظیر تصویر موجود ہے۔ ایکطرف سے ایک شخص اٹھتا ہے بالکل بے کس بے بس۔ نہ کوئی طاقت اُس کے ساتھ ہے نہ اپنی جمعیت اور سامان پر اسے کوئی ناز ہے پورے معنوں میں کمزور و ناتوان دوسری طرف اُس کے مقابلہ کو ایک کثیر جماعت نکلی ہے جو پورے طور پر سامان حرب و ضرب سے مسلح ہے مگر جب میدان میں نکلے ہیں تو قدرت خداوندی کا کوئی کرشمہ اور نظر آتا ہے وہ لاکھوں انسان اس ایک کے مقابلہ میں بھیڑ بکری کی طرح ہلاک ہو جاتے ہیں اور وہ تنہا و یکہ جسے مہجور القوم کہا جاتا تھا مظفر و منصور ہو جاتا ہے۔ اس میں سر کیا ہے؟ کہ ایک انسان کی خاطر اسقدر مخلوق ذبح ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ اُسکے لیے پاک ہواؤں کو وبائی ہواؤں سے تبدیل کر دیتا ہے اور آباد اور اونچی زمینوں کو چٹیل میدان بنا دیتا ہے اسمیں یہی راز ہے کہ

خدا غیور خدا ہے

وہ آسمان سے دیکھتا ہے کہ ایک دل اُسکی خلافت کے قابل ہے اور وہ

خدا نما آئینہ ہے

پس اس کے مقابل لاکھوں انسانوں کو کُتّے کے برابر نہیں سمجھتا۔ اسی کیطرف اشارہ کر کے فرماتا ہے

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

انکو سنا دے کہ خدا کو تمہاری کچھ بھی پروا نہیں ہے اگر تم اُسکو پکارنے والے نہیں غرض اللہ تعالیٰ کو اپنی عزت اور عظمت مطلوب ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بزرگی نہیں کرتے انکو لاشئے جانتا ہے۔ اسی اصول پر ہم خدا تعالیٰ کی اس سنت جاریہ کو حضرت آدم سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہما السلام تک برابر قائم دیکھتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر ان اسرار اور غوامض کی تہ تک ہم پر نہ بھی بے حجاب ہوں اور دقیق ثبوت ہمارے ہاتھ میں نہ ہوں کہ ایسا کیوں ہوتا رہا تو بھی یہ سنت استقرا کا کام دیتی ہے۔ اور جو کچھ خدا کے صحیفوں میں ہم لکھا ہوا پاتے ہیں وہی ہمیں اس کے افعال سے ملتا ہے۔ ایک قوم نے لا الٰہ الا اللہ اور ایاک نعبد کا دعویٰ کیا قوموں نے اس کا خلاف کیا وہ راستباز باوجود ہر قسم کے ضعف بے سامانی اور ناتوانی کے کوئی ایسا دعویٰ نہ کر سکتے تھے کہ وہ جیت جائینگے